Over 175K Followers
21 TO 27 JULY, 2025
۲۱ تا ۲۷ جولائی ۲۰۲۵ ☆☆☆
صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم
کنزیومر واچ
ایڈیٹر: نشید آفاقی
CONSUMER WATCH KARACHI
Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

MEET THE BOSS
SALMAN'S Since 1950

اعتماد، بہترین معیار اور لگن سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کی کامیابی کی پہچان ہے، سرفراز احمد خان

ٹیکس اصلاحات میں عام آدمی کی سہولت پر توجہ مرکوز کی جائے، وزیرِ اعظم شہباز شریف

اپنا سندھ فورم کے مونوگرام کی شاندار رونمائی

چینی خواتین اور سوشل میڈیا کے اثرات

پاور سیکٹر کے مجموعی نقصانات 5 ہزار 900 ارب روپے تک پہنچ گئے

Apna Sind Forum

اپنا سندھ فورم

اپنا سندھ فورم کے مونوگرام کی شاندار تقریبِ رونمائی

کراچی: کنزیومرواچ نیوز

سماجی ترقی، ثقافتی ہم آہنگی اور سندھ کی نمائندگی کو فروغ دینے کے مشن کے ساتھ قائم ''اپنا سندھ فورم'' نے اپنے مونوگرام کی باوقار تقریبِ رونمائی کا انعقاد لعل قلعہ ریسٹورنٹ کراچی میں کیا۔ اس شاندار تقریب کا اہتمام فورم کے روحِ رواں شیخ راشد عالم کی جانب سے کیا گیا تقریب میں صوبہ سندھ کی ممتاز سیاسی، تعلیمی، انتظامی اور صحافتی شخصیات نے شرکت کی۔ شرکا میں وزیراعلیٰ سندھ کے مشیر رضا ہارون، سابق رکن قومی اسمبلی و چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل کشمور گل محمد جکھرانی، نیو پورٹ یونیورسٹی کی وائس چانسلر ڈاکٹر ہما بخاری، سابق سیکریٹری و کمشنر لاڑکانہ و میرپورخاص تحقیق مہیسر، سابق سیکریٹری سندھ آفتاب میمن، غلام مصطفیٰ سہاگ، جی ایم پی ٹی وی سید امجد شاہ، سابق ڈائریکٹر ایف آئی اے رحمت اللہ ڈوکی، نیشنل بینک کے وائس پریزیڈنٹ شہاب قاضی، ایف بی آر کے کسٹم کلیکٹر اسد اللہ لاڑک، سابق ایم ڈی کے ڈی اے سید اسد شاہ، ڈی ایس پی سی ٹی ڈی امداد خواجہ، سینئر انویسٹیگیٹو جرنلسٹ منصور مغیری، اردو پوائنٹ کے شان چوہدری، اور مدینہ منورہ سے خصوصی طور پر شرکت کرنے والی ڈاکٹر فہمیدہ شامل تھیں مزید برآں، زاہد بلوچ، انظار کھوکھر، شہاب معراج، سلیم چانڈیو، اور اللہ رکھیو سپیو جیسی معروف شخصیات نے بھی تقریب کو رونق بخشی تقریب سے مختصر خطاب میں معروف تجزیہ نگار اور صوبائی مشیر غازی صلاح الدین اور شیخ راشد عالم نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور "اپنا سندھ فورم" کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ تقریب کے اختتام پر غازی صلاح الدین کی سالگرہ کا کیک بھی کاٹا گیا، جس نے محفل کو مزید یادگار بنا دیا۔

Over 175K Followers on social media now shining in print too

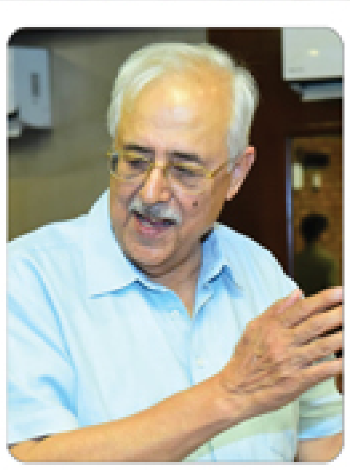
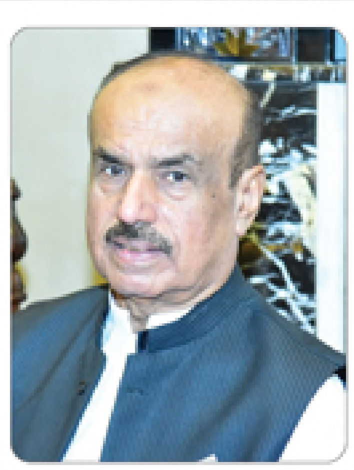
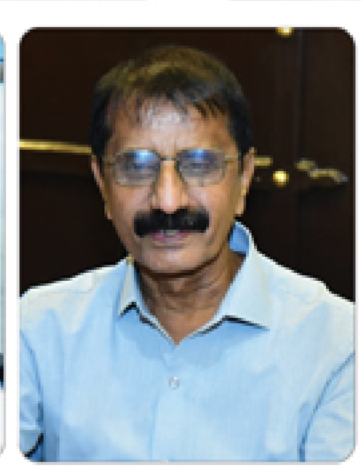
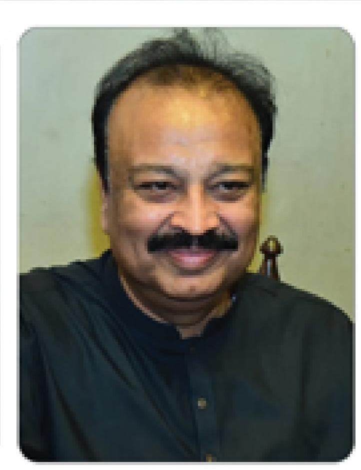
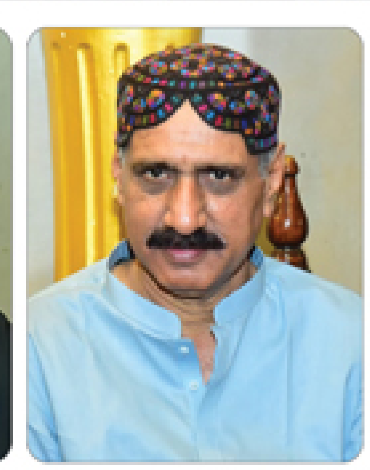
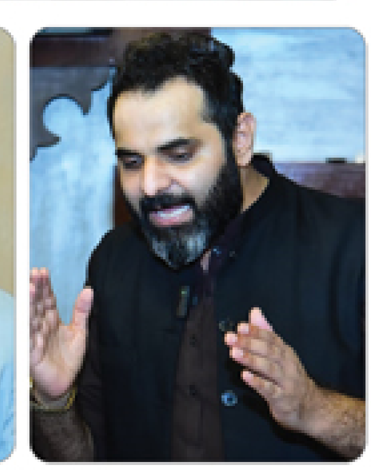

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی

● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ ● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین، ڈائریکٹر

● بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی ● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد

محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد

محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی

فون نمبر: 021-34528802-3

21 TO 27 JULY, 2025 ☆☆☆ ۲۱ تا ۲۷ جولائی ۲۰۲۵ ☆☆☆

چیف ایڈیٹر شیخ راشد عالم

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH KARACHI

https://www.facebook.com/ Consumerwatch.news

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

جو (ذی استطاعت) مسلمان دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور جو بے چارے غریب صرف اتنا ہی کماتے جتنی مزدوری کرکے اور تھوڑی سی کمائی میں سے خرچ بھی کرتے ہیں ان پر جو (منافق) طعن کرتے ہیں اور ہنستے ہیں اللہ ان پر ہنستا ہے ان کے لیے تکلیف دینے والا عذاب (تیار) ہے۔

سورۃ التوبہ 09- آیت نمبر 79

مجھے ہے حکم اذاں..................!

کنزیومر واچ کا تازہ شمارہ آپ کے سامنے ہے اس شمارے کی خاص بات سلمان کارپوریشن کے کنٹری ہیڈ سرفراز احمد خان کا انٹرویو ہے، جس میں انھوں نے سلمان کارپوریشن کی کامیابی کی داستان بیان کی ہے جو دلچسپی سے بھرپور ہے اور قارئین کو ضرور پسند آئے گی۔ ایک خبر کے مطابق میکسیکو دنیا کا سب سے بڑا آم برآمد کرنے والا ملک ہے تاہم پاکستان نے بھی اپنے ذائقہ دار آموں کی بدولت ٹاپ تھری میں جگہ بنالی ہے۔ آم، جسے پھلوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے، نہ صرف ذائقے اور خوشبو میں بے مثال ہے بلکہ اس کی عالمی اہمیت بھی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ دنیا بھر میں آم کی پیداوار 55 ملین میٹرک ٹن سے تجاوز کر چکی ہے لیکن برآمدات کے میدان میں چند ممالک ہی نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ تازہ ترین رپورٹ کے مطابق، میکسیکو اس وقت دنیا کا سب سے بڑا آم برآمد کرنے والا ملک ہے، جو ہر سال تقریباً 4.5 لاکھ میٹرک ٹن آم برآمد کرتا ہے۔ میکسیکو سے آم خریدنے والے اہم اور بڑے ممالک میں امریکا، کینیڈا، جاپان، جنوبی کوریا اور یورپ شامل ہیں۔ اگرچہ میکسیکو سرفہرست ہے، لیکن پاکستان کا کردار بھی عالمی منڈی میں مسلسل بڑھ رہا ہے۔ پاکستان ہر سال تقریباً 1.5 لاکھ میٹرک ٹن آم برآمد کرتا ہے، اور اس کا شمار دنیا کے ٹاپ 5 آم برآمد کرنے والے ممالک میں تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان اپنے اعلیٰ معیار کے آموں کے لیے دنیا بھر میں جانا جاتا ہے، پاکستان کے آم زیادہ تر مشرق وسطیٰ، یورپ، شمالی امریکا، اور جنوب مشرقی ایشیا کو برآمد کیے جاتے ہیں۔ 2025 سے لے کر 2030 تک، عالمی آم مارکیٹ کی مالیت 70 ارب ڈالر سے تجاوز کرنے کا امکان ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آم کی مانگ نہ صرف برقرار ہے بلکہ تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ میکسیکو اپنی جغرافیائی قربت اور اعلیٰ معیار کی آم اقسام کی بدولت عالمی منڈی پر چھایا ہوا ہے، لیکن پاکستان بھی اپنے ذائقہ دار آموں بالخصوص چونسہ اور سندھڑی کے ذریعے ایک آم کی برآمدات میں بڑی طاقت بن کر ابھر رہا ہے پنجاب میں مفت وائی فائی کا دائرہ مزید بڑھا دیا گیا، جس میں مختلف اضلاع کے کئی علاقے شامل کیے گئے ہیں۔ ترجمان کے مطابق وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر سی ایم فری وائی فائی سروس کا دائرہ کار مزید بڑھا دیا گیا ہے، جس کے بعد لاہور میں 230 سے بڑھا کر 430 مقامات پر فری وائی فائی سروس فراہم کردی گئی ہے۔ اسی طرح سیف سٹی کی جانب سے مفت انٹرنیٹ سروس کو پنجاب کے 11 اضلاع سے بڑھا کر 22 اضلاع تک فعال کردیا گیا ہے۔ صوبے کے 22 اضلاع میں 710 مقامات پر مفت وائی فائی سروس فراہم کی جارہی ہے۔ ترجمان کے مطابق لاہور، قصور، ننکانہ صاحب، شیخوپورہ، سیالکوٹ، گجرات، جہلم، اٹک، حسن ابدال، ساہیوال، اوکاڑہ اور مری کے اہم مقامات پر مفت وائی فائی سروس دستیاب ہے۔

خیر اندیش

شیخ راشد عالم

چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories ٹاپ اسٹوریز

اپنا سندھ فورم کے مونوگرام کی شاندار رونمائی
PAGE 03

پاور سیکٹر کے مجموعی نقصانات 5 ہزار 900 ارب روپے تک پہنچ گئے
PAGE 09

اعتماد، بہترین معیار اور لگن سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کی کامیابی کی پہچان ہے، سرفراز احمد خان
PAGE 05

چینی خواتین اور سوشل میڈیا کے اثرات
PAGE 10

ٹیکس اصلاحات میں عام آدمی کی سہولت پر توجہ مرکوز کی جائے، وزیرِ اعظم محمد شہباز شریف کی ہدایت
PAGE 08

آمدنی میں اضافے کے باوجود پی ٹی سی ایل مسلسل خسارے کا شکار
PAGE 13

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

Over 175K Followers on social media now shining in print too

محمود الحسن بٹ مرحوم
(بانی سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ)

سلمان محمود بٹ مرحوم
(ڈائریکٹر)

کامران محمود بٹ مرحوم
(ڈائریکٹر)

حسن کامران بٹ
(ڈائریکٹر)

احمد سلمان بٹ
(ڈائریکٹر)

سمیر سلمان بٹ
(ڈائریکٹر)

اعتماد، بہترین معیار اور لگن سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کی کامیابی کی پہچان ہے، سرفراز احمد خان

1950 میں محمود الحسن بٹ مرحوم نے ایک پودا لگایا جس کو سلمان محمود بٹ مرحوم، کامران محمود بٹ مرحوم نے سنوارا اور حسن کامران بٹ، احمد سلمان بٹ اور سمیر سلمان بٹ نے تناور درخت بنا دیا

ہمیشہ معیار کو ترجیح دی، اسی لئے 2024 میں برانڈ آف دی ائیر ایوارڈ ملا اور اب 2025 میں برانڈ آئیکون ایوارڈ کے لئے نامزدگی ہوئی ہے سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کی کامیابی کی کہانی کنٹری ہیڈ سرفراز احمد خان کی زبانی

کامران محمود بٹ صاحب کا انتقال ہو گیا اب تیسری جنریشن کمپنی کو چلا رہی ہے جن میں حسن کامران بٹ اور سلمان محمود بٹ صاحب کے دونوں صاحبزادے احمد سلمان بٹ اور سمیر سلمان بٹ شامل ہیں سمیر سلمان بٹ صاحب فوڈ

رپورٹ: نشید آفاقی، رمشا یاور بیگ

فوٹوگرافی: فہد شجاع، شعبان سوریا

سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ 1950 میں قائم ہوئی محمود الحسن بٹ مرحوم اس کے بانی ہیں اس کے بعد ان کے دونوں صاحبزادے سلمان محمود بٹ مرحوم اور کامران محمود بٹ مرحوم کاروبار کے ساتھ منسلک ہو گئے سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ نے ابتدا میں شہد کی تیاری شروع کی اور اس حوالے سے بہت نام پیدا کیا ہم اس سلسلے میں جتنا کام کر سکتے تھے کیا، اس کے بعد جیمز (Jams) کے سفر کا آغاز ہوا پھر ہم ٹاپنگس (Toppings) کی طرف چلے گئے بعد ازاں سوسز (sauces) بھی ہماری پروڈکٹس میں شامل ہو گئے اب تقریباً پانچ سال ہونے والے ہیں سلمان محمود بٹ صاحب اور

برانڈز فاؤنڈیشن کے ایم ڈی ظفر حسین، سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کے کنٹری ہیڈ سرفراز احمد خان کو برانڈ آف دی ائیر ایوارڈز کی سالانہ پہلی کیشن پیش کر رہے ہیں

سرفراز احمد خان باغ و بہار شخصیت کے مالک ہیں

سرفراز احمد خان بڑی باغ و بہار شخصیت کے مالک ہیں، الفاظ کی ایسی چاشنی رکھتے ہیں کہ وہ بولتے رہیں اور لوگ سنتے رہیں اسی لئے کامیاب موٹیویشنل اسپیکر ہیں، ایسی جانی مانی شخصیت ہیں کہ شہر میں ہونے والی اکثر بڑی تقریبات میں ان کو ضرور مدعو کیا جاتا ہے بلکہ یہ تقریبات ان کے بغیر نامکمل تصور ہوتی ہیں، اپنے کام سے عشق ہے اس لئے آرڈر بکر سے سفر شروع کیا اور آج سلمان کارپوریشن پرائیویٹ کے کنٹری ہیڈ کے عہدے پر فائز ہیں اپنی زندگی کی کہانی سناتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ میں نے سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کو 1998 میں جوائن کیا مختلف فیلڈز میں کورسز کیے پاک سوئس سے ڈپلومہ کیا آرڈر بکر کے طور پر اپنے کیریئر کا آغاز کیا متعدد کمپنیوں میں خدمات انجام دیں پھر رفحان بعد ازاں حلیب فوڈ جوائن کیا اس کے بعد سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ میں آ گیا اس وقت میں آرڈر بکر کے طور پر جاب کرتا تھا دیواروں پر پوسٹر بھی لگاتا تھا بائک پر گھومتا تھا کراچی کا کوئی ایریا ایسا نہیں جو میں نے موٹر سائیکل پر گھومتے ہوئے نہیں دیکھا اور دکاندار سے میری جان پہچان نہ ہو شاہ فیصل کالونی ہو کلفٹن ہو ڈیفنس ہو گلستان جوہر اور گلشن اقبال، سرجانی ٹاؤن ہو مختلف علاقوں میں کام کیا جوڑیا بازار میں سارا دن گھومتا رہتا تھا میرے ایک بہت اچھے دوست جوڑیا بازار میں بہت ایکٹو تھے وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے جاتے تھے میں اکیلا گھومتا رہتا تھا اللہ کا شکر ہے کمپنی نے مجھے ترقی دی پہلے میں ریجنل سیلز مینیجر کی پوسٹ پر آیا پھر نیشنل سیلز مینیجر پھر کنٹری ہیڈ کی پوسٹ پر فائز ہوا کوشش ہے کہ کمپنی کے کام کو بہتر کیا جائے اکیلا کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا ٹیم بنانی پڑتی ہے اس ٹیم کو لے کر چلنا پڑتا ہے اچھی ٹیم ہی بہتر پرفارم کر سکتی ہے مستحکم ٹیم کی تشکیل میں کمپنی اونرز کا بہت بڑا کردار ہے ہم پر ان کا ٹرسٹ ہے اسی لیے کمپنی مسلسل ترقی کر رہی ہیں۔

Over 175K Followers on social media now shining in print too

محمودالحسن بٹ مرحوم نے 1947 میں امرتسر ہندوستان سے پاکستان ہجرت کی

سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کے بانی محمودالحسن بٹ مرحوم نے 1947 میں امرتسر ہندوستان سے پاکستان ہجرت کی 1950 میں کاروبار شروع کیا۔ سوات میں ہیڈ آفس کے ساتھ شہد کی مکھیوں کے دو فارم قائم کیے، پہلا سیدو شریف میں اور دوسرا مدین میں۔ 1954 میں، شہد کی پروسیسنگ یونٹ کا افتتاح امریکہ سے درآمد کردہ آلات کے ساتھ کیا گیا۔ 1964 میں یورپ کو موریل مشروم کی برآمد شروع کی گئی۔ 1983 میں کمپنی کی سرگرمیوں میں جام پروسیسنگ کو شامل کیا گیا۔ تب سے سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ نے معیاری مصنوعات کی ایک رینج متعارف کرائی جس سے پاکستان بھر کے صارفین لطف اندوز ہو رہے ہیں اس وقت سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کو خاندان کی تیسری نسل چلا رہی ہیں۔

ہی کیوں نہ ہو میں تنقید برائے تنقید کا قائل نہیں ہوں کیا آپ ان تمام باتوں پر عمل کر رہے ہیں جو حکومت آپ سے کہتی ہے کچرا ڈسٹ بین میں ڈالنا چاہیے اگر آپ تھیلی میں بند کر کے سڑک پر پھینک رہے ہیں تو یہ مناسب بات نہیں ہے۔ ایک حد تک حکومت سپورٹ کرتی ہے اس سے اوپر حکومت کی سپورٹ نہیں ہوتی مگر حکومت کے خلاف جانے کے رویے کو سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کبھی سپورٹ نہیں کرے گی، ٹیکسوں کے حوالے سے سرفراز احمد خان نے کہا کہ ہماری حکومت سے یہی گزارش ہے کہ ہم سے جس طرح ٹیکسز لیے جاتے ہیں اسی طرح ہمیں

میں چاہتا ہوں میرے پاس جو نالج ہے وہ نوجوانوں میں منتقل کروں، سرفراز احمد خان

میری چھپی ہوئی صلاحیتوں کو میں نے خود اجاگر کیا کہتے ہیں نا گاتے گاتے انسان گویہ بن جاتا ہے میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا مارکیٹ کو خود دیکھا جب مارکیٹ میں نکلا تو بڑے دھکے کھائے ہم سیلز کے لوگ ہیں ہمارا مارکیٹنگ سے تعلق نہیں تھا پتہ چلا بہت ساری چیزیں ہیں بندے کو سوشل ہونا پڑتا ہے لوگوں سے ملنا پڑتا ہے آہستہ آہستہ کرتے کرتے احساس ہوا کہ میں بہت سارے کام کر سکتا ہوں میں چاہتا تھا کہ سرفراز احمد خان جہاں بھی جائے لوگوں کو احساس ہو کہ سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ ہمارے درمیان موجود ہے مجھے بہت ساری یونیورسٹیز نے لیکچر کے لیے بلایا اس طرح میں ایک نیا کام سیکھ گیا بعد میں ٹی وی پروگراموں میں لوگوں نے بلانا شروع کر دیا اسکولوں میں گیا بچوں کو شعور دینا شروع کیا موٹیویشنل اسپیکر کے طور پر بچوں کو بتایا کہ بزنس کیسے ہوتا ہے بزنس میں آنے والی رکاوٹیں کیسے دور کی جاتی ہیں سوشلائزیشن سے کمپنی کو بہت فائدہ ہوتا ہے میں جہاں بھی جاتا ہوں سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کا گفٹ ہیمپر ضرور دیتا ہوں اس سے کمپنی کی پبلسٹی ہوتی ہے مختلف تنظیموں کے ساتھ بھی منسلک ہوں مختلف منسٹرز میرے اچھے دوست ہیں ہالا روسان، آصف موسی، شارق جمال یہ سب ہمارے دوستوں میں سے ہیں یہ لوگ ہماری پروڈکٹس کو بہت پسند کرتے ہیں مختلف کلبز کے ساتھ بھی منسلک ہوں پاکستان ایکسیلنس کلب حمید بھٹو صاحب اس کے روح رواں ہیں کنزیومر ایسوسی ایشن کے چیئرمین کوکب اقبال سے میری بہت اچھی دوستی ہے اور میں ایسوسی ایشن میں سندھ کا سینئر وائس چیئرمین ہوں مسالہ میگزین کا فوڈ ایڈوائیزر رہوں میڈیا الائنس کا اعزازی ممبر ہوں لوگ مجھ سے محبت رکھتے ہیں اللہ کا شکر ہے فیڈریشن کی کمیٹیوں کا ممبر بھی ہوں اردو اکیڈمی سندھ کے سی ای او ڈاکٹر سعد بن عزیز نے مجھے لکھنے کی دعوت دی ساتویں جماعت کی اردو کی کتاب میں میرا ایک مضمون شامل ہے غذا اور ہماری صحت دو سال ہوگئے ہیں یہ مضمون نصاب کا حصہ ہے میں اردو اکیڈمی سندھ کے سی ای او ڈاکٹر سعد بن عزیز اور ان کے والد مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے یہ موقع فراہم کیا جو نوجوان سیلز اور مارکیٹنگ میں آنا چاہتے ہیں میں ان کو مشورہ دوں گا کہ کسی بھی فیلڈ میں محنت کے بغیر کامیابی ممکن نہیں ہے ہر فیلڈ آپ کی محنت لگن اور ٹائم مانگتی ہے یہ تینوں چیزیں بہت ضروری ہیں نوجوانوں کو سوال پوچھنا چاہیے سوال پوچھیں گے تو سیکھیں گے میری کوشش یہ ہے کہ میرے پاس جو کچھ نالج ہے وہ نوجوانوں میں منتقل کروں۔

ٹیکنالوجسٹ ہیں فیکٹری اور پروڈکشن کو دیکھتے ہیں احمد سلمان بٹ صاحب مارکیٹنگ اور متعلقہ شعبوں کو دیکھتے ہیں اکاؤنٹس اور سیلز حسن کامران بٹ صاحب دیکھتے ہیں تو اللہ تعالی کا بہت شکر ہے کمپنی اپنے بہتر سفر کی جانب گامزن ہے ہمارا پلانٹ اور ہیڈ آفس دونوں اسلام آباد میں ہیں، جو چیز اپنے لیے اور اپنی فیملی کے لیے پسند کرو وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرو یہ درس ہمیں دین بھی دیتا ہے اور سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کے بانی کا بھی یہی وژن تھا تو اس وژن نے کمپنی کی کامیابی میں کس حد تک کردار ادا کیا اس سوال پر سرفراز احمد خان نے کہا کہ الحمدللہ، اللہ تعالی کا بڑا شکر ہے کہ ہمارے بڑوں نے جو چیزیں ہمارے ذہنوں پر نقش کی ہیں ہم اسی پر عمل پیرا ہیں کمپنی کے اونرز ان کے بچوں اور اسٹاف ممبران نے کبھی کوالٹی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا 1950 میں ہماری جو کوالٹی تھی اس میں اضافہ تو ہوا کمی کوئی نہیں ہوئی ہم کوشاں ہیں کہ سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کی پروڈکٹس کی کوالٹی کو مزید بہتر کریں تھرڈ جنریشن پوری کمپنی سنبھال رہی ہے اور ہماری کوشش ہے پروڈکٹس کی کوالٹی کو بہتر سے بہتر کیا جائے اس سوال پر کہ سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کی فوڈ پروڈکٹس کی وسیع رینج ہے آپ کس طرح جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ فوڈ سیفٹی اسٹینڈرڈز کو اختیار کرتے ہیں جو عالمی معیارات کے عین مطابق ہوں نیز آپ آئی ایس او اور ایچ اے سی سی پی کے سرٹیفکیٹ رکھتے ہیں سرفراز احمد خان نے بتایا کہ کسی بھی کمپنی کی گروتھ کے لیے ضروری ہے کہ اس کی پروڈکٹس کی کوالٹی بہترین ہو۔ کوالٹی کنٹرول کے لیے جدید ایکوپمنٹ اور تربیت اپنا اسٹاف بہت ضروری ہے سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ ان تمام چیزوں کا بہت خیال رکھتی ہے ہم اعلی پیمانے پر اپنے اسٹاف کی تربیت کا اہتمام کرتے ہیں ہماری لیب جدید ترین آلات سے مزین ہے سمیر سلمان بٹ صاحب نے کینیڈا سے تعلیم حاصل کی ہے انہوں نے کوالٹی کنٹرول کے بہت سے آلات بیرون ممالک سے درآمد کیے ہیں اور سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کے ہائی کوالٹی اسٹینڈرڈز کو مینٹین کیا ہے کوالٹی کنٹرول کے لئے جو آلات اور سرٹیفکیٹ درکار ہوتے ہیں وہ سب ہمارے پاس موجود ہیں اس سوال پر کہ پاکستان کی فوڈ انڈسٹریز میں تمام معیارات کا خیال رکھا جاتا ہے سرفراز احمد خان نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ صرف سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ نہیں ہر کمپنی چاہتی ہے

کہ صارفین کو اعلی کوالٹی کی پروڈکٹس فراہم کرے کوئی نہیں چاہتا کہ اپنے کسٹمرز خراب

کرے اس لیے اپنے طور پر سبھی کوالٹی پروڈکٹس مارکیٹ میں دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس سوال پر کہ سرکاری ادارے آپ سے تعاون کرتے ہیں یا آپ کو پریشان کرتے ہیں سرفراز احمد خان نے کہا کہ معاشرے میں ہر شخص کا کردار زیادہ بہتر ہونا چاہیے چاہے وہ حکومت کے ساتھ

سہولتیں بھی دی جائیں صرف ٹیکس لینے سے ملک نہیں چلتا سہولت دیں گے تو انڈسٹری ترقی کرے گی ایک سوال کے جواب میں سرفراز احمد خان نے کہا کہ میں خود ایف پی سی سی آئی کی تین کمیٹیوں کا ممبر ہوں میں سمجھتا ہوں کہ ایف پی سی سی آئی اور چیمبر بہت اچھی طرح اپنا کام انجام دے رہے

ہیں چیمبر اور فیڈریشن تاجروں کے حقوق کے لیے کھڑے ہوتے ہیں ہمیشہ بزنس کمیونٹی کے لئے توانا، آواز اٹھائی جاتی ہے فیڈریشن اور چیمبر نے حکومت کو بتایا ہے کہ اگر بزنس کمیونٹی کی تجاویز پر عمل کیا جائے تو بزنس بہتر طور پر گرو کرے گا۔ اس سوال پر کہ سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ آئی

ایس او اور ایچ اے سی سی پی کے سرٹیفکیٹ رکھتی ہے سرفراز احمد خان نے کہا کہ ہمارے پاس تمام ضروری سرٹیفکیشنز موجود ہیں ہم نہ صرف ملک بلکہ بیرون ملک بھی کام کرتے ہیں تو ہمیں تمام متعلقہ سرٹیفکیٹس کی ضرورت ہوتی ہے اس سوال پر کہ رامٹیریل اور فوڈ کلرز کے معیار کو کس طرح مینٹین

Over 175K Followers on social media now shining in print too

رکھا جاتا ہے سرفراز احمد خان نے کہا کہ سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کی کوشش ہے کہ بہترین کوالٹی کی پروڈکٹس صارفین کو فراہم کرے اس لیے رامٹیریل اور فوڈ کلرز کے معیار کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے اس کو چیک کیا جاتا ہے ہم فوڈ کلرز اور دیگر را مٹیریل امپورٹ کرتے ہیں میرا لوگوں سے سوال ہے کہ اگر آپ پیسے دے کر

جگہ بنائی اس کے علاوہ جیمز (Jams) ایپل مارملیڈ، بلیک کرنٹ ،چیری، اسٹرابری اور Toppings کے سات آٹھ فلیورز ہیں، چاکلیٹ، بلوبیری، کریمل، بٹراسکاچ ، چٹنی سالسا، پنیرسوس، باربی کیوسوس اس کے علاوہ چار نئے سوسز بھی مارکیٹ میں آرہے ہیں کوشش ہے کہ بہتر سے بہتر چیز اپنے کسٹمرز کو مہیا کی جائے۔

سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کے مالکان اسٹاف کو فیملی کی طرح پیار کرتے ہیں

سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کی ترقی میں سب سے بڑا کردار کمپنی کے مالکان کی نیتوں کا ہے نیت صاف ہو تو منزل آسان ہو جاتی ہے سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کے حوالے سے یہ بات 100 فیصد صادق آتی ہے سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ سے 27 سالہ رفاقت کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ کمپنی کے مالکان سلمان محمود بٹ صاحب اور کامران محمود بٹ صاحب مجھے اپنے بچوں کی طرح پیار کرتے تھے ایسا لگتا ہے کہ میری کمپنی میری فیملی ہے حسن کامران بٹ صاحب، احمد سلمان بٹ صاحب اور سمیر سلمان بٹ صاحب سارے اسٹاف کو فیملی کی طرح پیار کرتے ہیں کمپنی کی جیت اسی وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے ملازمین حوالے سے سوچتی ہیں اور ان کا خیال رکھتی ہے۔

چیزیں خرید رہے ہیں تو اس کے معیار کو بھی چیک کرنا چاہیے صارفین کا حق ہے ان کو اعلیٰ کوالٹی کی چیز ملے تو میرا مشورہ ہے کہ صارفین جب پیسے خرچ کر رہے ہیں تو اپنے لیے اپنے بچوں کے لیے معیاری چیزیں خریدیں بازار جائیں اور پروڈکٹ خریدیں تو معیار کا خیال ضرور رکھنا چاہیے خاص طور پر کھانے پینے کی چیزوں کو بہت زیادہ چیک کرنا چاہیے کیوں روڈ پر کھڑے ہو کر کوئی چیز کھا لیتے ہیں یہ سب آپ کی صحت کے لیے مضر ہے ہمیشہ اچھی

اس سوال پر کہ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ Toppings میں سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا سرفراز احمد خان نے کہا کہ سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کی کوشش ہے کہ ہم اپنے کسٹمر کو جو بھی پروڈکٹ دیں وہ ان کے معیار کے عین مطابق ہو میں اس بات پر یقین نہیں رکھتا کہ یہ بات کروں کہ ہمارا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا اپنا معیار بہت بلند رکھنا چاہتے ہیں ایسا معیار کہ جب کسٹمر استعمال کرے تو اس کی تعریف

کوتاہی برداشت نہیں کی جاتی ہے اس سوال پر کہ سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کمیونٹی، تعلیم اور دیگر سماجی حوالوں سے بھی کوئی پروگرام رکھتی ہے سرفراز احمد خان نے کہا کہ سی ایس آر ایکٹیوٹی پر بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں، شجرکاری مہم کے حوالے سے بھی ہم نے بہت کام کیا ہے سابق صدر پاکستان عارف علوی نے شجرکاری کے حوالے سے ایوارڈ بھی دیا تھا، بینائی فاؤنڈیشن کے ساتھ بھی ہم معذور بچوں کے حوالے سے کام کر رہے ہیں لا تعداد اداروں کے ساتھ کام چل رہا ہے کھیلوں کے شعبے میں بھی ہم کام کر رہے ہیں فٹبال ہاکی ٹینس میں بچوں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے اسکولوں

معیاری پروڈکٹس بناتے ہیں تو آپ کی خواہش ہوتی ہے کہ اس پر آپ کو اعزاز ملے تو برانڈ آف دی ایئر ایوارڈ بہت بڑا اعزاز ہے اور اب ہم برانڈ آئیکون کے لیے نامزد ہوئے ہیں تو یہ یقیناً بہت بڑی خوشی اور اعزاز کی بات ہے آفس میں جو لا تعداد ایوارڈز نظر آرہے ہیں وہ مجھے ملے ہیں مگر سرفراز احمد خان اور سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ جدا جدا نہیں

کہا کہ گلف فوڈ میں بھرپور شرکت کرنے کے علاوہ کینیڈا اور دیگر ممالک میں ہونے والی نمائشوں میں بھی ہم شرکت کرتے ہیں۔

اس سوال پر کہ اے آئی کا دور ہے اور ایڈوانس ٹیکنالوجیز استعمال ہو رہی ہیں تو کیا سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ بھی اس سے استفادہ کر رہی ہے سرفراز احمد خان نے کہا کہ ہم بھی اسی دنیا کا حصہ ہیں تو دنیا بھر میں جو ٹیکنالوجیز آرہی ہیں وہ ہم بھی استعمال

چیزیں استعمال کریں اچھا کھائیں اور اچھی چیز کو پسند کریں پیکنگ مٹیریل کے حوالے سے سوال پر سرفراز احمد خان نے کہا کہ پیکنگ مٹیریل بھی معیاری ہونا ضروری ہے اس کا بھی انٹرنیشنل اسٹینڈرڈ ہے ہمارے پاس شیشے اور پلاسٹک کے بوتلز ہوتی ہیں پیکنگ مٹیریل کا فوڈ پروڈکٹ پر گہرا اثر ہوتا ہے اس کے علاوہ پیکنگ مٹیریل ایسا ہونا چاہیے جو بآسانی ہینڈل ہو سکے ہم اعلیٰ معیار کا پلاسٹک مٹیریل استعمال کرتے ہیں البتہ جیمز (Jams) ہم شیشے کی بوتل میں ہی دیتے ہیں ہماری بہت سی پروڈکٹس شیشے کی بوتل میں آتی ہیں اور ان کو زیادہ محفوظ سمجھا جاتا ہے اس سوال پر کہ سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کی ان پروڈکٹس کے بارے میں بتائیں جو صارفین میں بے انتہا مقبول ہیں سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ نے ہنی (شہد) کی وجہ سے مارکیٹ میں اپنی

کیے بنا نہ رہ سکے اس سوال پر کہ کیا نیچرل انگریڈینٹس سب سے پہلے سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ نے متعارف کروائے سرفراز احمد خان نے کہا کہ میں اس بارے میں 100 فیصد وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتا البتہ ہم شروع سے نیچرل انگریڈینٹس کا استعمال کر رہے ہیں اس سوال پر کہ صارفین کی آرا حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے اور انکی آرا کی بنیاد پر کس طرح پروڈکٹس کے معیار کو بہتر بنایا جاتا ہے سرفراز احمد خان نے کہا کہ ہمارا ای میل ایڈریس ہے اور دیگر ذرائع سے بھی شکایات آتی ہیں تو ہم ان کو دور کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں یہ نظام محمود الحسن بٹ صاحب کے دور سے ہے ان کی اولادوں نے اس کو اختیار کیا ہے اس حوالے سے کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی جاتی شکایات کو براہ راست میں خود دیکھتا ہوں یا اسٹاف دیکھتا ہے مگر اس میں کوئی

میں پروگرام کرتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں فوڈ ریسپی سکھائی جاتی ہے بڑے بڑے شیفس کو ہم نے بلوایا ہے خواتین کے لیے بھی ہم کام کر رہے ہیں اس سوال پر کہ 2024 میں سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کو برانڈ آف دی ایئر ایوارڈ ملا اور اب ماشاءاللہ 2025 میں برانڈ آئیکون کے لیے نامزدگی ہوئی ہے اس حوالے سے آپ کے کیا احساسات ہیں اس سوال کے جواب میں سرفراز احمد خان نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ ہمیں سوسز اور ٹوپنگس کے حوالے سے 2024 میں برانڈ آف دی ایئر ایوارڈ ملا ہم نے سوسز اور ٹوپنگس جو لانچ کیے وہ مارکیٹ میں بے انتہا پسند کیے گئے میں بے انتہا خوش ہوں کہ ہمیں پاکستان کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا گیا ہمارے ڈائریکٹرز کی خصوصی دلچسپی تھی کہ ہمیں برانڈ آف دی ایوارڈ ملنا چاہیے اس لیے وہ بھی بہت خوش ہیں آپ

ہیں ایک ہی ہیں سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ وہ کمپنی ہے کہ جس نے سرفراز احمد خان کو اس مقام پر لا کھڑا کیا اور کمپنی کا کنٹری ہیڈ بنایا میرے سی ای او، ڈائریکٹرز کی مہربانی ہے کہ وہ مجھے معاملات میں آگے رکھتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ برانڈ آئیکون ایوارڈ احمد سلمان بٹ صاحب خود وصول کریں۔

اس سوال پر کہ سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کی پروڈکٹس کن کن ممالک میں ایکسپورٹ کی جارہی ہیں سرفراز احمد خان نے بتایا کہ امریکہ ،کینیڈا ساؤتھ افریقہ، آسٹریلیا اور یو اے ای میں بھی ہمارا کچھ اسٹاک ایکسپورٹ کیا جاتا ہے اللہ کا شکر ہے کہ بیرون ممالک میں بھی ہماری پروڈکٹس کو زبردست پذیرائی مل رہی ہے اس سوال پر کہ بین الاقوامی نمائشوں میں بھی سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ اسٹالز لگاتی ہے سرفراز احمد خان نے

کر رہے ہیں تاکہ اپنی پروڈکشن کے معیار کو مزید بلند کیا جا سکے اس سوال پر کہ سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ میں آن لائن سپلائی کا بھی کوئی سیٹ اپ موجود ہے سرفراز احمد خان نے کہا کہ سلمان کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کا آن لائن کا اپنا سیٹ اپ بھی ہے اور دیگر کمپنیاں بھی ہماری پروڈکٹس آن لائن فراہم کر رہی ہیں اسرائیلی پروڈکٹ کے بائیکاٹ سے آپ کی سیل پر کوئی نمایاں فرق پڑا کا جواب دیتے ہوئے سرفراز احمد خان نے کہا کہ ہاں اسرائیلی پروڈکٹس کے بائیکاٹ کے دوران ہمیں کافی فوائد حاصل ہوئے اور سیل میں خاطر خواہ اضافہ ہوا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بھی زیادہ ہمیں کووڈ کے دنوں میں فائدہ ہوا اس دوران میں ہماری سیل بہت بہتر ہوئی۔

ٹیکس اصلاحات میں عام آدمی کی سہولت پر توجہ مرکوز کی جائے، وزیرِاعظم شہباز شریف کی ہدایت

کنزیومرواچ رپورٹ

وزیرِ اعظم نے ہدایات جاری کی ہیں کہ ٹیکس گوشوارے کا آسان اور اردو میں ہونا خوش آئند امر ہے، گوشوارے بھرنے کے عمل میں مدد کے لیے ہیلپ لائن قائم کی جائے، ڈیجیٹل-انوائسنگ کا بھی اردو میں اجرا کیا جائے، ٹیکس اصلاحات میں عام آدمی کی سہولت پر توجہ مرکوز کی جائے۔سرکاری پی ٹی وی نیوز کے مطابق وزیرِ اعظم محمد شہباز شریف کی زیرِ صدارت فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کی ڈیجیٹائیزیشن، مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی نظام کے اطلاق اور دیگر اصلاحات پر ہفتہ وار

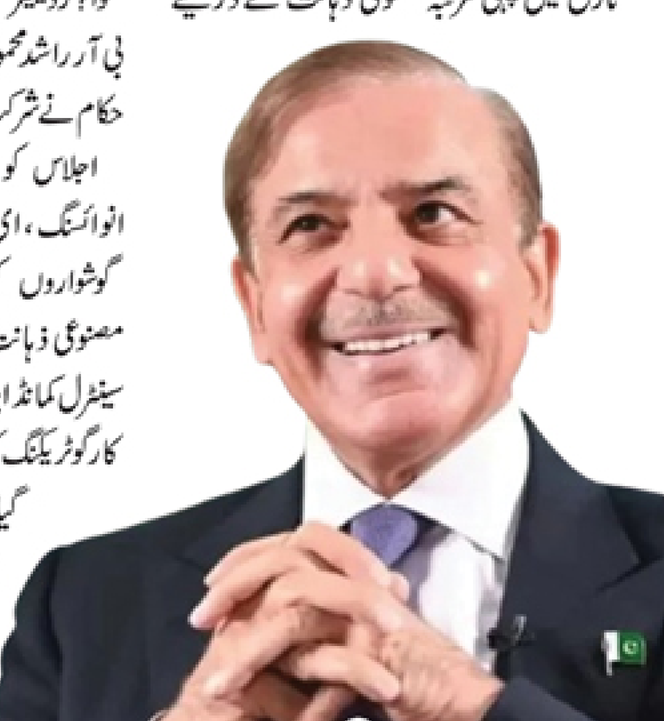

اولین ترجیحات میں ٹیکس بیس کا اضافہ اور غریب آدمی پر ٹیکس کے بوجھ میں مزید کمی شامل ہیں، ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ مصنوعی ذہانت کے ذریعے

وزرا احد خان چیمہ، عطااللہ تارڑ، علی پرویز ملک، وزیرِ مملکت برائے خزانہ بلال اظہر کیانی، چیف کوا?رڈینیٹر مشرف زیدی، چیئرمین ایف بی آر راشد محمود لنگڑیال اور متعلقہ اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔

اجلاس کو ڈیجیٹل انوائسنگ، ای بلٹی، ٹیکس گوشواروں کو آسان بنانے، مصنوعی ذہانت پر مبنی اسیسمنٹ سسٹم، سینٹرل کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر کے قیام اور کارگو ٹریکنگ سسٹم پر پیش رفت سے آگاہ کیا گیا۔اجلاس کو ایف بی آر کے کمانڈ اینڈ کنٹرول یونٹ کے قیام کی پیش رفت کے حوالے سے بتایا گیا کہ اس کے لیے بڈنگ جلد مکمل

بڑھ کر 95 فیصد سے زائد ہونے کی توقع ہے، اس طرح ایڈوانس گڈز ڈیکلریشن والے کنٹینروں کو

ہوا۔اس نظام میں ٹیکس دہندگان کا پورٹل اور نگرانی کا ڈیش بورڈ شامل ہیں، پرال (پی ا?را ےایل) کے تحت نظام سے منسلک ہونے کی سہولت بغیر کسی لاگت کے مفت فراہم کی جارہی ہے، تاجروں کی اس نظام کے حوالے سے تربیت یقینی بنائی جارہی ہے، اس نظام کے مکمل اطلاق کے بعد تاجروں کو سیلز ٹیکس گوشوارے جمع کروانے کی ضرورت بھی نہیں رہے گی، کیوں کہ ہر خرید وفروخت خودکار طریقے سے نظام میں ریکارڈ ہورہی ہوگی۔اس کے علاوہ بین الاقوامی سطح پر رائج نظام سے ہم آہنگ 8 ہندسوں پر مبنی مخصوص HS کوڈ فیک اور فلائنگ انوائسنگ کا خاتمہ کرے گا، ڈیجیٹل انوائسنگ کے ذریعے سیلز ٹیکس نظام کی کارکردگی کو جانچنا مزید سہل

جائزہ اجلاس ہوا۔وزیرِاعظم نے کہا کہ ایف بی آر کی تمام اصلاحات کی شفافیت کے تھرڈ پارٹی ویلیڈیشن یقینی بنائی جائے، عوام کی سہولت کے لیے ٹیکس گوشواروں کو ڈیجیٹل، مختصر اور مرکزی ڈیٹا بیس سے منسلک کرکے آسان ترین بنادیا گیا ہے، نئے آسان ٹیکس گوشواروں سے تنخواہ دار طبقہ سب سے زیادہ مستفید ہوگا۔

وزیرِاعظم نے ہدایت کی کہ ٹیکس گوشواروں (ریٹرنز) کی آسانی کے حوالے سے عوامی آگاہی مہم چلائی جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ نئے نظام کے تحت گوشوارے جمع کروائیں، ٹیکس نظام کی اصلاحات کے مثبت ثمرات وزیرِ خزانہ، معاشی ٹیم، چیئرمین ایف بی آر اور ٹیم کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے۔شہباز شریف نے کہا کہ حکومت کی

ٹیکس اسیسمنٹ کے نظام کا اطلاق بڑی کامیابی ہے، ایف بی آر کے اقدامات قابل ستائش ہیں۔انہوں نے ہدایت کی کہ ڈیجیٹل-انوائسنگ کے نظام میں شمولیت کے لیے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کو خصوصی سہولت فراہم کی جائے۔وزیرِ اعظم محمد شہباز شریف کی زیرِ صدارت ایف بی آر کی ڈیجیٹائیزیشن، مصنوعی ذہانت (اے ا?ئی) پر مبنی نظام کے اطلاق اور دیگر اصلاحات پر ہفتہ وار جائزہ اجلاس میں وفاقی

کرکے ستمبر تک اسے مکمل طور پر فعال کردیا جائے گا، اس سے نہ صرف مرکزی ڈیٹا میسر ہوگا بلکہ فیصلہ سازی میں بھی آسانی ہوگی۔اجلاس کو مصنوعی ذہانت پر مبنی اسیسمنٹ نظام پر بھی بریفنگ دی گئی، اجلاس کو بتایا گیا کہ بحری جہازوں کی آمد سے پہلے تاجروں کو پیشگی گڈز ڈیکلریشن بھرنے کی سہولت فراہم کی گئی ہے، جس کے تحت اپ-فرنٹ ڈیوٹیز اور ٹیکسز پر مکمل چھوٹ دی جائے گی، اس نظام کے اطلاق سے پیشگی گڈز ڈیکلریشن 3 فیصد سے

بحری جہاز سے سیدھا فیکٹری پہنچنے کی سہولت میسر ہوگی۔اجلاس کو بتایا گیا کہ ڈیجیٹل انوائسنگ کے ذریعے تمام چھوٹے اور بڑے کاروبار خرید و فروخت کے وقت ایف بی آر کے آن لائن نظام کے ذریعے رسید کا اجرا یقینی بنائیں گے، اس نظام کے تحت آئندہ چند ماہ میں 20 ہزار کے قریب کاروبار نظام کے ساتھ منسلک ہو جائیں گے، صرف ایک ماہ کے دوران اس نظام کے تحت 11 ارب 60 کروڑ روپے کی 8 ہزار انوائسز کا اجرا

ہوگا۔اجلاس کو کارگو ٹریکنگ سسٹم اور ای-بلٹی کے نظام پر پیش رفت سے بھی آگاہ کیا گیا، اجلاس کو بتایا گیا کہ اس نظام کے تحت اشیا کی آمد ورفت کی ریئل ٹائم مانیٹرنگ اور ان اشیا پر ٹیکس ادائیگی کی نگرانی ہم آہنگ ہونے کے ساتھ ساتھ مصنوعی ذہانت سے اسیسمنٹ ممکن ہوگی، جس سے ٹیکس انفورسمنٹ مزید مؤثر اور بہتر ہوگی۔اجلاس کو بتایا گیا کہ نظام کے پاکستان میں اطلاق اور بین الاقوامی معیار یقینی بنانے کے لیے ترکیہ سے اس حوالے سے معاونت لی جارہی ہے، حال ہی میں وزیرِ اعظم کے دورہ آذربائیجان میں ترکیہ کے صدر سے گفتگو کے بعد ترک وفد پاکستان پہنچ گیا، اور اس نظام کی پاکستان میں جلد تشکیل و اجرا کے لیے وفد کے ساتھ مشاورت جاری ہے۔

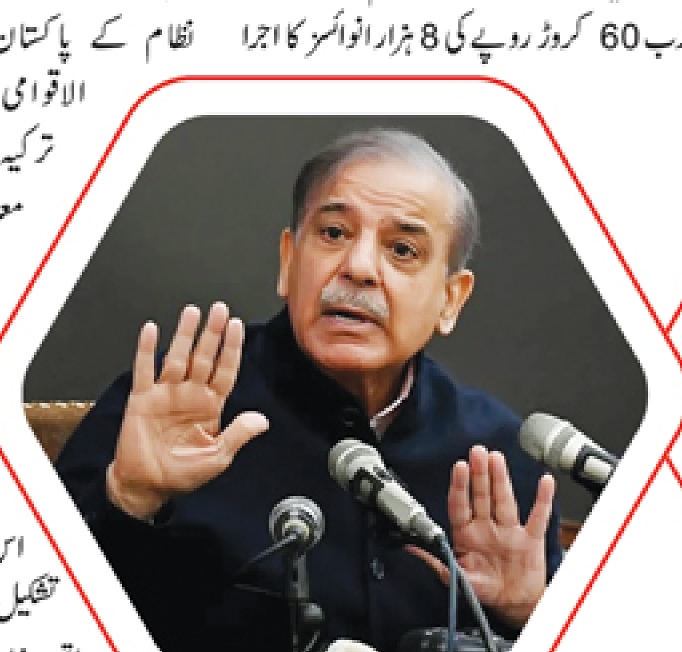

Over 175K Followers on social media now shining in print too

پاور سیکٹر کے مجموعی نقصانات 5 ہزار 900 ارب روپے تک پہنچ گئے

کنزیومر واچ ڈیسک

پاکستان کی سرکاری ملکیت میں چلنے والی کمپنیاں (ایس او ایز) بدستور مالی اور انتظامی مسائل کا شکار ہیں جن کی بنیادی وجوہات میں ناقص کارکردگی، کمزور حکمرانی، اور اصلاحات میں تاخیر شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق وزارت خزانہ نے کہا ہے کہ مالی سال 2025 کی پہلی ششماہی کے دوران ان کمپنیوں کی مجموعی آمدن اور منافع میں بالترتیب 8 فیصد اور 10 فیصد کی کمی ہوئی۔ وزارت خزانہ کے سینٹرل مانیٹرنگ یونٹ (سی ایم یو) کی جانب سے جاری کی گئی ششماہی کارکردگی رپورٹ (جولائی تا دسمبر 2025) میں بجلی کے شعبے کو سب

سے بڑی رکاوٹ قرار دیا گیا ہے، جس کے مجموعی نقصانات 5 ہزار 900 ارب روپے تک پہنچ چکے

ارب روپے سی ایم یو کے مطابق بجلی کی ڈسکوز نے 6 ماہ کے دوران 283 ارب 70 کروڑ روپے کا بنیادی آپریشنل خسارہ ظاہر کیا،

اداروں کی مجموعی آمدن جولائی تا دسمبر 2024 میں 6 ہزار 459 ارب روپے رہی، جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں 7.9 فیصد کم ہے، عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں کمی اور گھریلو سود کی شرح میں کمی نے تیل سے وابستہ

سے اس کا مجموعی خسارہ ایک ہزار 953 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ کوئٹہ الیکٹرک سپلائی کمپنی (کیسکو) نے 6 ماہ میں 58 ارب 10 کروڑ روپے اور سکھر

نقصان 300 ارب روپے (یا سالانہ 600 ارب روپے) تک لے جاتی ہیں جو فوری اصلاحات کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔

اصلاحات کی فوری ضرورت

رپورٹ میں خبردار کیا گیا کہ اگر بنیادی اصلاحات جیسے حکمرانی کا ڈھانچہ تبدیل کرنا، ٹیکنالوجی اپ گریڈ، نجکاری یا کنسیشن ماڈل، اور ٹیرف کا ازسرنو تعین نہ کی گئیں تو مالی بوجھ برقرار رہے گا اور توانائی کے شعبے کی بحالی رکی رہے گی۔

منافع کمانے والے ادارے

6 ماہ میں منافع کمانے والے ایس او ایز نے مجموعی طور پر 457 ارب 20 کروڑ روپے کا منافع حاصل کیا۔ نمایاں اداروں میں ا؟ ئل اینڈ گیس ڈیولپمنٹ کمپنی لمیٹڈ (او جی ڈی سی ایل) 82 ارب 50 کروڑ روپے، فیصل آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی 53 ارب 50 کروڑ روپے (جس میں 38.9 ارب کی سبسڈی اور 5.8 ارب کی دیگر آمدن شامل ہے)، پاکستان پیٹرولیم لمیٹڈ (پی پی ایل) 49 ارب 90 کروڑ روپے، نیشنل پاور پارکس مینجمنٹ کمپنی 37 ارب 40 کروڑ روپے، گورنمنٹ ہولڈنگز 25 ارب 30 کروڑ روپے کے منافع کے ساتھ موجود ہیں۔ گوجرانوالہ الیکٹرک پاور کمپنی نے 24 ارب 60 کروڑ روپے (جس میں 13.6 ارب روپے کی سبسڈی شامل ہے)، واپڈا نے 18 ارب 50 کروڑ روپے، پورٹ قاسم اتھارٹی (پی کیو اے) نے 18 ارب 30 کروڑ روپے منافع کمایا۔ حکومت نے مالی

ہیں، صرف بجلی کا شعبہ 4 ہزار 900 ارب روپے کے مجموعی گردشی قرضے میں سے 2 ہزار 400 ارب روپے کا ذمہ دار ہے۔ رپورٹ کے مطابق ڈسٹری بیوشن کمپنیاں (ڈسکوز) سبسڈی کے بغیر ناقابل برداشت نقصانات ظاہر کرتی ہیں، جنہیں بوسیدہ انفرااسٹرکچر اور بجلی کی چوری جیسے مسائل مزید بڑھا دیتے ہیں، نیشنل ٹرانسمیشن اینڈ ڈسپیچ کمپنی (این ٹی ڈی سی) میں تاخیر سے کی گئی اپ گریڈز اور ناقص پاور جنریشن کمپنیاں بھی نظام کی

تیل، گیس، اور بجلی کے شعبوں میں بڑھتا ہوا گردشی قرضہ اثاثوں کی قیمتوں کو بگاڑ رہا ہے اور نقد بہاؤ کو کمزور کر رہا ہے۔ دوسری جانب حکومت کی جانب سے مالی امداد، سبسڈی، اور ایکویٹی کی صورت میں مستقل تعاون پبلک فنانس پر دباؤ بڑھا رہا ہے۔ رپورٹ میں پاکستان ریلویز اور ڈسکوز جیسے اداروں میں پنشن کے غیر فنڈ شدہ بڑے واجبات کی نشاندہی کی گئی ہے، جب کہ حکومتی ضمانتوں سے پیدا ہونے والی مشروط ذمہ داریاں 2 ہزار 245

کمپنیوں اور مالیاتی اداروں کی آمدن پر منفی اثر ڈالا۔ مجموعی منافع 457 ارب روپے تک کم ہو گیا جب کہ خسارے میں چلنے والے اداروں نے مجموعی طور پر 343 ارب روپے کا نقصان ظاہر کیا، ایڈجسٹمنٹ کے بعد خالص منافع 114 ارب روپے رہا جو گزشتہ سال کے 101 ارب روپے کے مقابلے میں 12 فیصد زیادہ ہے۔ مالی حیثیت میں معمولی بہتری دیکھی گئی، کل واجبات میں 1.03 فیصد اضافہ ہو کر یہ 3 ہزار 100 ارب

الیکٹرک پاور کمپنی (سیپکو) نے 29 ارب 60 کروڑ روپے کا نقصان کیا، جن کے مجموعی نقصانات بالترتیب 770 ارب 60 کروڑ اور 473 ارب روپے ہو چکے ہیں۔

دیگر بڑے خسارہ کنندگان میں پاکستان ریلویز 26.5 ارب روپے نقصان، پشاور الیکٹرک سپلائی کمپنی (پیسکو) 19.7 ارب روپے نقصان اور 684 ارب 90 کروڑ روپے مجموعی نقصان، پاکستان اسٹیل ملز 15.6 ارب روپے نقصان اور

کارکردگی کو متاثر کر رہی ہیں۔

یہ رپورٹ اس وقت سامنے آئی ہے جب ایک روز قبل وفاقی وزیر برائے توانائی اویس لغاری نے دعویٰ کیا تھا کہ مالی سال 2025 میں بہتر ریکوری اور بجلی چوری کی روک تھام کے ذریعے 191 ارب روپے کے نقصانات کم کیے گئے۔

سرکاری اداروں کا کل قرضہ 8 ہزار 831

ارب روپے تک پہنچ چکی ہیں، غیر ملکی ری لینٹ قرضوں (ایف ا؟ ر ایلز) اور کیش ڈیولپمنٹ قرضوں (سی ڈی ایلز) کی ری فنانسنگ کے خطرات کے باعث رول اوور کی لاگت بھی بلند سطح پر ہے۔ ایس او ایز کا مجموعی واجب الادا قرضہ 8 ہزار 831 ارب روپے تک جا پہنچا ہے، جس میں سود اور رول اوور لاگت شامل ہے۔ وفاقی سرکاری

روپے تک پہنچ گئے، جب کہ اثاثوں کی مالیت 3.75 فیصد بڑھ کر 3 ہزار 700 ارب روپے ہو گئی، خالص ایکویٹی 18.8 فیصد بڑھ کر 6 ہزار 629 ارب روپے تک جا پہنچی۔

سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ادارے

نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے 153 ارب 30 کروڑ روپے کا خالص نقصان رپورٹ کیا، جس

255 ارب روپے مجموعی نقصان، پی ٹی سی ایل 7.2 ارب روپے نقصان اور 43 ارب 60 کروڑ روپے مجموعی نقصان، پاکستان پوسٹ 6.3 ارب روپے نقصان اور 93 ارب 10 کروڑ روپے مجموعی نقصان کے ساتھ موجود ہیں۔ رپورٹ کے مطابق تکنیکی اور تجارتی بنیادوں پر بجلی کے نقصانات 20 فیصد ہیں، یہ ساختی خامیاں 6 ماہ کا اوسط

سال 2025 کی پہلی ششماہی میں خسارے میں چلنے والے ایس او ایز کی معاونت کے لیے 616 ارب روپے فراہم کیے، جن میں 113 ارب روپے گرانٹس، 333 ارب روپے کی سبسڈیز (زیادہ تر توانائی کے شعبے کے لیے)، 92 ارب روپے قرضے، 77.5 ارب روپے ایکویٹی کی صورت میں سرمایہ کاری شامل ہے۔

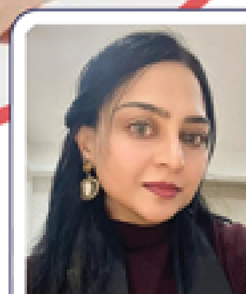

نئے جہاں کی تلاش

ارم زہرا (وینزو، چین)

چینی خواتین اور سوشل میڈیا کے اثرات

اس بار شنگھائی کے بازار نہیں، کیمپس کی رونقیں نہیں، بلکہ ایک عجیب سی خاموش چہچہاہٹ میرے سفر کی منزل بنی۔ ایک ایسی دنیا جہاں آوازیں ٹیکسٹ بن جاتی ہیں اور جذبات فالوورز میں بدل جاتے ہیں۔ میں جس کیفے میں بیٹھی تھی، وہاں ہر میز پر ایک اسمارٹ فون جگمگا رہا تھا۔ کوئی لائیو تھا، کوئی فیس فلٹر آزما رہا تھا، کوئی TikTok پر ٹرانزیشن کے لیے چائے کو اٹھا کر نیچے رکھ رہا تھا اور ہر دوسرا چہرہ عورت کا تھا۔ نوجوان لڑکیاں، مائیں، یہاں تک کہ بزرگ خواتین تک، ایک نئی زبان بولنے لگی تھیں سوشل میڈیا کی زبان۔ ایک دوپہر، میں ژیاہونگ شو چینی انسٹاگرام کی ایک اسٹار بلاگر سے ملی اس کا نام تھا آن لی۔ نرم چہرہ، میک اپ کی ہلکی تہہ، اور اسکرین کے پیچھے چھپی ایک ماں۔ اس کے دس لاکھ فالوورز تھے، مگر وہ خود بھی حیران تھی۔ تم جانتی ہو؟ میں نے صرف اپنے بیٹے کے ساتھ لنچ کی تصویر شیئر کی تھی اور سب نے کہنا شروع کیا تم ماں ہو کر بھی خوبصورت ہو! جیسے ماں ہونا ایک کمزوری ہو میں اس کی بات سن کر کچھ لمحوں کو ساکت رہ گئی۔ کیا ہم سب عورتیں، اسکرین پر خود کو ثابت کرنے کی دوڑ میں شامل ہو چکی ہیں؟ چینی خواتین اب صرف گھروں کی زینت نہیں رہیں۔ سوشل میڈیا نے ان کے ہاتھوں میں طاقت، پلیٹ فارم، اور پہچان تھما دی ہے مگر اس کے ساتھ ہی ان پر خوبصورتی، مکمل ماں ہونے، مہذب بولنے اور ہر لمحہ پرفیکٹ دکھنے کا دباو بھی ڈال دیا ہے۔ ایک نوجوان طالبہ، جیا وجیاو، نے بتایا کہ وہ روزانہ وی لاگ بناتی ہے: اگر میں دو دن ویڈیو نہ اپلوڈ کروں، تو فالوورز ناراض ہو جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ اور تم تھکتی نہیں ہو کبھی۔ وہ خاموش ہو گئی۔ پھر آہستہ سے بولی یہاں، پر میں دکھا نہیں سکتی۔ یہاں دکھ کم اور تصویر زیادہ اہم ہے۔ شنگھائی کی شامیں جیسے بڑی اسکرینوں پر فلم بن چکی تھیں۔ ہر خاتون چاہے وہ اسٹور کی سیلز گرل ہو یا مووی بلاگر کسی نہ کسی لینز میں قید ہو چکی تھی۔ ایک اور لمحہ، جب میں میٹرو میں سفر کر رہی تھی، ایک ماں اپنی بچی کو روٹی کھلاتے ہوئے ویڈیو بنا رہی تھی مگر بچی کے چہرے پر خوشی نہیں، بیزاری تھی۔ میں نے سوچا یہ دکھ ہم نے خود چنا ہے؟ یا ہمیں دکھایا گیا ہے کہ بس ایسے جیو تا کہ پسند کیے جاو چین کی یہ خواتین سوشل میڈیا پر طاقتور، مگر نجی زندگی میں اکثر تنہا۔ کسی کے 1 ملین فالوورز ہیں، مگر رات کو صرف نیند کی گولی ساتھ ہے۔ کسی کی ویڈیوز وائرل ہیں، مگر دل ویران۔ میں نے آن لی سے پوچھا تم اگر یہ سب بند کر دو، کیا خوش رہو گی؟ اس نے قدرے توقف سے کہا میں شاید خاموش ہو جاوں، پر آزاد ہو جاوں گی۔ چین کی جولائی کی وہ سہ پہر تھی، جب ہوا ہلکی سی گرم تھی، لیکن بارش کی نمی نے اسے خوبصورت بنا دیا تھا۔ میں شنگھائی کے ایک بڑے مال میں تھی رنگ برنگی دکانیں، سجی سجائی بیوٹی شیلوز، اور ہر طرف جگمگاتی روشنیاں۔ میری نظریں ایک میک اپ کاونٹر پر ٹھہر گئیں۔ وہیں چند نوجوان چینی لڑکیاں کھڑی تھیں، ایک بیوٹی کنسلٹنٹ ان کے چہرے پر وائٹننگ فاونڈیشن لگا رہی تھی اور لڑکیاں آئینے میں خود کو دیکھ کر مطمئن تھیں، جیسے کسی خواب کو چھو لیا ہو۔ میں چونکی۔ کیا خوبصورتی واقعی سفید ہونے سے جڑی ہے؟ میرا دل آہستہ سے جیسے سوال کرنے لگا۔ چین میں خوبصورتی کا معیار اب بھی ایک پرانی روایت سے جڑا ہوا ہے سفید چمکتا رنگ۔ نوجوان لڑکیاں اسکول سے لے کر یونیورسٹی، پھر سوشل میڈیا تک، ہر جگہ fair, clear, porcelain skin کے خواب لے کر پھرتی ہیں۔ وانگ لی جو ایک بیوٹی یوٹیوبر ہے، اس نے مجھے بتایا میں باہر نکلنے سے پہلے SPF 50+ لگاتی ہوں، چھتری لیتی ہوں، اور ہاتھوں پر دستانے پہنتی ہوں تا کہ جلد سانولی نہ ہو۔ میں نے حیرانی سے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا کیونکہ چینی لڑکیاں گوری دکھیں، تبھی حسین مانی جاتی ہیں۔ شنگھائی کی ایک بڑی بیوٹی شاپ میں میں نے درجنوں کریمیں دیکھیں Skin Lightening Cream, Snow Aura BB, Whitening Day Serum میں نے ایک سیلز گرل سے پوچھا یہ سب واقعی جلد کو سفید کرتی ہیں؟ وہ مسکرائی اور آہستہ سے بولی یہ خواب بیچتی ہیں، اصل نہیں۔ مگر خواب ہی تو سب کچھ ہے۔ یونیورسٹی کی ایک طالبہ ژاو مین نے بتایا کہ بچپن میں اس کی ماں اسے کہتی تھی سورج میں مت نکلو، تم کالی ہو جاو گی، پھر کوئی پسند نہیں کرے گا۔ میں نے محسوس کیا صرف رنگت ہی نہیں، قبولیت کا خوف بھی اس سفیدی میں چھپا ہوا ہے۔ یہ صرف ایک بیوٹی ٹرینڈ نہیں، یہ ایک خاموش جنگ ہے خود سے، معاشرے سے، اور آئینے سے۔ سوشل میڈیا پر ہر فلٹر، ہر فیس ایپ، لڑکی کو تھوڑا اور گورا کر دیتا ہے۔ TikTok، Douyin ،Xiaohongshu ہر جگہ لڑکیاں سفید اور نازک دکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ میئی لی، جو ایک ماڈل ہے، اس نے کہا اگر میں تھوڑی گہری رنگت میں ویڈیو لگاوں، لوگ کہتے ہیں بیمار لگ رہی ہو۔ سفید رنگ صحت کی علامت ہے، کامیابی کی علامت ہے۔ میں نے سوچا کیا سفید چہرہ اب خوشی، دولت اور عزت کا نشان بن چکا ہے؟ یا یہ سب ایک مارکیٹنگ کا جادو ہے؟ شہر سے باہر، جب میں ایک گاوں گئی، تو وہاں لڑکیاں سورج میں کام کرتی تھیں۔ ان کے چہرے سانولے تھے، مگر آنکھوں میں سکون تھا۔ ایک لڑکی، آئی لین، جو چاول کے کھیت میں کام کر رہی تھی، اس نے ہنستے ہوئے کہا ہمیں سانولا ہونے پر شرمندگی نہیں، ہم تو سورج کی بیٹیاں ہیں! اس کی بات نے میرے دل کو جیسے چھو لیا ہو۔ سچ کی روشنی ہمیشہ سفید نہیں ہوتی کبھی کبھی وہ مٹیالی ہوتی ہے، مگر سچی ہوتی ہے۔ اس سفر نے مجھے میرے ہی آئینے کے سامنے لا کھڑا کیا۔ میں نے سوچا کیا کبھی میں نے بھی اپنی جلد کو کمتر سمجھا؟ کیا کبھی میں نے بھی whiteness کو برتری کا معیار جانا؟ میں نے اس لڑکی کے چہرے پر میک اپ کی کئی تہیں دیکھیں، پر جو چمک اس کی آنکھوں سے نکل رہی تھی، وہ کسی فاونڈیشن سے نہیں، اندر کے یقین سے تھی۔ چین کی بیوٹی انڈسٹری، سوشل میڈیا، اور ماں کی نصیحتیں سب لڑکی کو بتاتی ہیں خوبصورتی سفید چمک میں ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ خوبصورتی احساس میں ہے اور رنگت، اس کا صرف ایک رنگ ہے، مکمل تصویر نہیں۔ میں اس جولائی کے سفر کے بعد جان گئی ہوں۔ ہر چہرہ خوبصورت ہوتا ہے جب وہ خود کو قبول کر لے، خواہ وہ چینی ہو یا پاکستانی، سانولا ہو یا گورا۔ جب میں شنگھائی سے ہانگژو کی طرف روانہ ہوئی تو راستے میں بارش شروع ہو گئی۔ کھڑکی کے پار نمی میں لپٹی کھیتیاں، ندیوں کے کنارے پر اٹھتی دھند، اور بجلی کے کھمبوں کے بیچ چمکتی روشنی۔ جیسے سب کچھ کسی فلم کا سین ہو۔ مگر میرے دل میں جو فلم چل رہی تھی، وہ حقیقت کی تھی۔ اب تک میں سوشل میڈیا پر چینی خواتین کے چمکتے چہرے دیکھ چکی تھی ہر تصویر میں ایک جیسا سفید پن، ایک جیسی پرفیکٹ اسکن، جیسے سب نے ایک ہی فاونڈیشن سے خود کو ڈھک رکھا ہو۔ مگر میں جانتی تھی کہ یہ صرف رنگت نہیں، یہ قبولیت کی جنگ ہے۔ میں اب ان کے ادھورے لمحے، دبے ہوئے جذبے، اور اسکرین سے باہر کی کہانیاں جاننا چاہتی تھی جہاں چمک نہیں، سچائی سانس لیتی ہے ہانگژو میں میری ملاقات ہوئی لیو فینگ سے وہ ایک معروف بیوٹی انفلوئنسر تھی، جس کے ویڈیوز میں وہ روزانہ نیا میک اپ کرتی، تازہ کپڑے پہنتی، اور ہر بار کیمرے کے سامنے خوش دکھتی۔ لیکن جس دن ہم ملے، وہ تھکی ہوئی تھی، اس کی آنکھوں کے نیچے حلقے تھے۔ آج تم ویڈیو نہیں بنا رہیں؟ میں نے پوچھا۔ وہ مسکرائی ایک بیرنگ مسکراہٹ، اور بولی آج میں بس جینا چاہتی ہوں۔ خود کو دکھانا نہیں چاہتی۔ میں چپ چاپ اس کے سامنے سے اٹھ گئی اور سوچتی رہی سوشل میڈیا نے ہمیں آواز دی، مگر کیا ہم نے خود کو کھو بھی تو نہیں دیا؟ میں نے کئی خواتین کو دو الگ دنیا میں جیتے دیکھا۔ 1. سوشل میڈیا پر: پرکشش، ہنستی ہوئی، مکمل 2. حقیقی زندگی میں: تھکی ہوئی، سوال کرتی، خاموش میں نے ایک ماں کو دیکھا جو دن میں گھر میں جھاڑو دیتی، اور شام کو TikTok پر موٹیویشنل ویڈیوز بناتی ہے اس نے بتایا لوگ کہتے ہیں میں انہیں حوصلہ دیتی ہوں اور مجھے لگتا ہے میں خود اندر سے ٹوٹ رہی ہوں۔ یہ تضاد صرف چین کا نہیں، ہماری دنیا کی خواتین کا ہے جہاں ہم سچ سے زیادہ نظر آنے والے سچ کو اہمیت دیتے ہیں۔ ایک نوجوان لڑکی، میئی لن جو ابھی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ روز صبح اٹھتے ہی ژیاوہونگ شو کھولتی ہے۔ میں دیکھتی ہوں کہ باقی لڑکیاں کیا پہن رہی ہیں، کیا کھا رہی ہیں، کہاں جا رہی ہیں اور مجھے لگتا ہے میں پیچھے ہوں۔ میں نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ ذہین تھی، سادہ تھی، مگر اپنے ہونے پر غیر مطمئن۔ یہی سب سے بڑا اثر ہے سوشل میڈیا کا: ہم وہ بننا چاہتے ہیں، جو ہم نہیں ہیں کیونکہ ہم وہ دیکھ رہے ہیں، جو حقیقت نہیں۔ چین میں کئی خواتین نے سوشل میڈیا سے خود کو آزاد بھی کیا کاروبار کھولے، خیالات بیان کیے، عورتوں کے حقوق پر بات کی۔ چن یان ایک فیمنسٹ پوڈکاسٹر ہے۔ اس نے مجھے بتایا: یہ پلیٹ فارم اب صرف

بیوٹی یا پکوان کے لیے نہیں، ہم یہاں اپنے مسائل، اپنی زبان میں بیان کرتے ہیں۔لیکن جیسے ہی وہ معاشرتی یا خاندانی دباو پر بات کرتی ہے، کئی بار اس کے ویڈیوز سنسر ہو جاتے ہیں۔ہمیں سوشل میڈیا نے زبان دی ہے، مگر یہ زبان اگر زیادہ سچ بولے تو بند بھی کی جا سکتی ہے۔ یہ جملہ میرے دل میں چبھ گیا۔شہر کی چمک کے بعد، دیہی علاقے کی طرف اگر نظریں دوڑائی جائیں تو یہاں انٹرنیٹ تو ہے، مگر رفتار کم ہے۔مگر حیرت انگیز طور پر، یہاں بھی خواتین موبائل ہاتھ میں لے کر لائیو جا رہی تھیں۔کبھی چاول بناتے ہوئے، کبھی سلائی کرتے ہوئے۔ہمیں لگا تھا ہم پیچھے رہ گئے، پر اب ساری دنیا ہمیں دیکھ سکتی ہے!ایک خاتون، جن کا نام آئی چن تھا، نے خوشی سے کہا۔یہاں سوشل میڈیا اظہار کا ذریعہ بنا، نہ کہ موازنہ یا مقابلہ۔یہ فرق میرے دل میں امید کی شمع روشن کر گیا۔سوشل میڈیا نے خواتین کو اظہار کی طاقت تو دی، مگر رشتوں سے دوری بھی دی۔ایک ماں نے کہا میری بیٹی میرے ساتھ کھانا نہیں کھاتی، وہ اپنے فالوورز کے ساتھ ورچوئل ڈنر کرتی ہے۔کیا ہم دکھانے کے چکر میں جینے سے غافل ہو چکے ہیں؟میں جب آئینے کے سامنے کھڑی تھی چہرہ تھکا ہوا، آنکھوں میں سوال تھا تو دل نے کہا۔سوشل میڈیا نے ہمیں دوسروں سے جوڑ دیا مگر کیا ہم خود سے بھی جڑے رہ گئے ہیں۔ یہ سفر اب مختلف ملکوں، شہروں یا چہروں کا نہیں رہا۔یہ ایک اندرونی تلاش ہے کہ عورت چاہے چین میں ہو یا کہیں اور، وہ سچ بولنے، خود کو پانے، اور سکون کی تلاش میں ہے۔سوشل میڈیا ایک آئینہ ہے کبھی حقیقت دکھاتا ہے، کبھی فریب۔چینی خواتین اب اپنی کہانیاں لکھ رہی ہیں کبھی وی لاگ میں، کبھی نظموں میں، کبھی خاموشیوں میں۔ ہمیں بس ان کی بات سنی ہے بغیر فلٹر کے۔مگر سوشل میڈیا سے ہٹ کر اگر مضافات کی خواتین کے بارے میں بات کی جائے تو ان کی آنکھوں میں، ان کے لبوں کی دراڑوں میں، ان کے سروں پر بندھے سادہ اسکارفوں میں، ان کی ہتھیلیوں کی خاموش لکیروں میں ایسی سچائیاں چھپی ہیں، جو کسی ویڈیو میں کیپچر نہیں ہو سکتیں، بس محسوس کی جا سکتی ہیں ۔ دل کی گہرائی سے، انسان کی آنکھ سے، عورت کی نظر سے۔ ہنگبو کے مضافات میں، میں ایک چھوٹے کپڑوں کے کارخانے گئی۔ جہاں صبح چھ بجے کی سناٹے میں، عورتیں کام پر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ایک درمیانی عمر کی خاتون، لن ژیا، مجھے دیکھ کر مسکرائیں۔ ان کی مسکراہٹ تھکی ہوئی تھی، جیسے ہر مسکراہٹ کے پیچھے کئی سال کی خاموشیاں چھپی ہوں۔تم بھی صبح اتنی جلدی جاگ جاتی ہو؟ انہوں نے ہنستے ہوئے پوچھا۔ میں نے ہاں میں سر ہلایا، تو وہ ہنس پڑیں: چینی عورت کے پاس نیند کا وقت نہیں ہوتا، صرف ذمے داری ہوتی ہے۔ یہ ایک سادہ سا جملہ تھا، مگر اس میں نہ جانے کتنے صدیوں کی محنت، قربانی، اور خاموش بغاوتیں چھپی تھیں۔ میں نے دیکھا، وہاں عورتیں مشینوں پر کام کر رہی تھیں، کچھ نے بچوں کو کندھوں پر باندھ رکھا تھا، کچھ کی آنکھوں میں نیند تھی، مگر ہاتھ تیز تھے۔ میں سوچتی رہی کیا پاکستانی، بھارتی، ایرانی، افریقی عورتیں بھی ایسے ہی وقت کے ساتھ سمجھوتہ کرتی ہیں؟ یا یہ ایک عالمی کہانی ہے؟ دو دن بعد، میں ایک مقامی یونیورسٹی کی کلاس میں گئی۔

وہاں نوجوان طالبات سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ رنگ برنگے کپڑوں میں ملبوس، ہاتھوں میں موبائل، اور آنکھوں میں خواب وہ کچھ مختلف تھیں۔ لیکن جب میں نے پوچھا۔ تم سب کیا بننا چاہتی ہو؟ تو ایک لڑکی، یانگ لی نے آہستہ سے کہا۔ آزاد۔ یہ جواب کسی فلسفی کا قول نہیں تھا، بلکہ ایک دل کی فریاد تھی۔ اس نے بتایا کہ یہاں کی لڑکیوں پر اب بھی دادی، ماں، سسرال، اور معاشرہ اپنے اپنے قاعدے مسلط کرتا ہے ایک ہی وقت میں Traditional بھی بننا ہے اور modern بھی رہنا ہے اس کے لہجے میں وہی تھکن تھی، جو ہم گاوں کی لڑکیوں میں سنتے

ہیں تم نے وہی پہننا ہے جو دادی کو پسند ہو، مگر لگنا فیشن ایبل ہے، تا کہ شہر والے قبول کریں یانگ نے ہنستے ہوئے کہا ۔ یہ دو چہروں کی زندگی بہت مشکل ہے۔ میں نے اسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں روشنی تھی، مگر وہ روشن صرف علم کی نہیں تھی وہ جنگ کی روشنی تھی۔ ایک عورت کی جنگ، جو بولتی نہیں، مگر روز جیتی ہے۔ میں نے ایک اور خاتون کو دیکھا شنگھائی کی سب وے میں، ایک ماں، جو تین بچوں کے ساتھ تھی، اور ہر بچے کے چہرے پر اطمینان تھا۔ وہ خاتون تھکی ہوئی تھی، مگر کسی کو محسوس نہیں ہونے دے رہی تھی۔ میرے دل میں خیال آیا شاید ماں ہونا ایک عالمی زبان ہے چین ہو یا پاکستان، ماں کا تھکن میں بھی مسکرانا سب جگہ ایک جیسا ہوتا ہے۔ مجھے ایک قصبے کی ضیا لڑکی یاد آئی، جو اپنی دادی کے ساتھ ٹی وی پر چینی ڈرامہ دیکھتی تھی، جس میں مضبوط عورتیں، چٹانوں جیسی مائیں، اور ہنر مند بیٹیاں دکھائی جاتی تھیں۔ وہ لڑکی سوچتی تھی: کیا حقیقت میں چینی عورت اتنی طاقتور ہوتی ہے؟ اب میں جانتی ہوں ہاں، وہ ہوتی ہے۔ لیکن اس طاقت کے نیچے قربانی، درد، اور اپنی خواہشوں کو مار دینے کا ہنر ہوتا ہے۔ اس شہر میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں تھا جس میں عورت کا عکس نہ ہو وہ ٹرین چلا رہی ہے، بینک میں کام کر رہی ہے، سڑک پار کر رہی ہے، پرانے کھانوں کی خوشبو میں چھپی ہوئی ہے، اور مستقبل کی فیکٹریوں کی دیواروں میں چنی ہوئی ہے۔ میں ایک شام زن جھیل کے کنارے بیٹھی تھی اردگرد سکون، اور ہوا میں ہلکی نمی۔ ایک بوڑھی عورت میرے پاس آ کر بیٹھی۔ اس نے مجھے دیکھا اور کہا بیٹی، ہم نے خاموشی میں جینا سیکھا ہے۔ میں نے اس کے ہاتھ تھامے اور سوچا یہ خاموشی، صرف چینی عورت کی نہیں یہ دنیا کی ہر عورت کی وراثت ہے یہ سفر صرف چین کی سڑکوں، بازاروں یا عمارتوں کا نہ تھا یہ ایک خاتون کی آنکھ سے ایک اور خاتون کو دیکھنے کا سفر تھا۔

مجھے لگا، زبان، نسل، یا لباس جتنا بھی مختلف ہو دل ایک جیسے دھڑکتے ہیں۔ چینی عورت اپنی روایات کی ڈور تھامے، جدیدیت کے کنارے پر چلتی ہے کبھی کبھی تھک جاتی ہے، رکتی ہے، لیکن گرتی نہیں۔ اور یہی اس کی اصل طاقت ہے۔ میں نے اس لڑکی کی آنکھ میں نہ صرف خواہش دیکھی، بلکہ ایک ایسی ہنسی دیکھی جو صدیوں کے رنج پر بھی بھاری تھی۔ چینی خواتین کے لیے سوشل میڈیا آزادی کا دروازہ بھی ہے، اور قید کا آہنی جنگلہ بھی۔ جہاں وہ آواز پا رہی ہیں، وہیں اپنے آپ کو مسلسل دکھانے کے دباو میں تھک بھی رہی ہیں۔ ایک چھوٹا وی لاگ شاید ان کی خوشی کا ذریعہ ہے، مگر کبھی کبھار وہی اسکرین اصل زندگی سے پردہ ڈال دیتی ہے۔ جولائی کی وہ رات، جب میں ہوٹل کی کھڑکی سے شنگھائی کی نیون لائٹس کو دیکھ رہی تھی، دل نے ایک بات کہی ہم سب عورتیں، چاہے چین میں ہوں یا پاکستان میں، اب صرف خود کو آئینے میں نہیں، اسکرین پر دیکھنے کی عادی ہو گئی ہیں۔ مگر شاید سب سے خوبصورت لمحہ وہی ہوتا ہے جو کیمرے کے پیچھے ہوتا ہے۔

ملک معاشی استحکام کی جانب بڑھ رہا ہے، وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب

کنزیومرواچ رپورٹ

وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ حکومت کے دانشمندانہ اقدامات اور واضح معاشی پالیسیوں کی بدولت ملک معاشی استحکام کی جانب بڑھ رہا ہے، جب کہ نجکاری اور بینکاری نظام میں اصلاحات کا عمل بھی تیزی سے جاری ہے۔ کراچی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے محمد اورنگزیب نے کہا کہ گورنر اسٹیٹ بینک اور کمرشل بینکس کے صدور سے ملاقات ہوئی، ان سے پوچھا ہے کہ معاشی استحکام میں بینک کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ معاشی ترقی میں بینکوں کا اہم کردار ہے، نجی شعبے کے قرض میں اضافہ ہونا چاہیے، ہم گردشی قرضے کو کم کر رہے ہیں، نجکاری میں بینکوں کا کردار ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بیمار صنعتوں کو دوبارہ فعال کرنے میں بینکوں کا اہم کردار ہوسکتا ہے، مقامی اور بین الاقوامی سرمایہ کاروں کو ساتھ لے کر چل رہے ہیں، حکومت نے اپنے اخراجات میں کمی کی ہے، ہم نے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے مسائل کو بھی سنا ہے اور معاشی استحکام میں حائل رکاوٹوں کو بھی دور کیا۔ محمد اورنگزیب نے کہا کہ بیرونی سرمایہ کاروں کا منافع باہر جانے، ایل سی نہ کھلنے کے مسائل ختم ہوگئے، 30 جون کو ختم ہونے والے مالی سال میں ملٹی نیشنلز کا 2 ارب 30 لاکھ ڈالر کا منافع باہر گیا ہے، ایف بی آر کی اضافی طاقت کا انکم ٹیکس سے نہیں بلکہ سیلز ٹیکس سے تعلق ہے۔ ایف بی آر کو دیے گئے اضافی اختیارات کے حوالے سے بات کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے واضح کیا کہ یہ اختیارات انکم ٹیکس کے بجائے صرف سیلز ٹیکس فراڈ سے متعلق ہیں اور ان کا اطلاق صرف اُن معاملات میں ہوگا جہاں فراڈ کی رقم 5 کروڑ روپے سے تجاوز کرے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ گرفتاری کا اختیار کمشنر کو نہیں بلکہ ایک 3 رکنی اعلیٰ سطح کی کمیٹی کو حاصل ہوگا۔ تنخواہ دار طبقے سے متعلق سوال پر محمد اورنگزیب نے بتایا کہ گنجائش کے مطابق تنخواہ دار طبقے کو ریلیف فراہم کر دیا گیا ہے اور ان کی سہولت کے لیے گوشواروں کو آسان بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تنخواہ دار طبقے کے لیے ٹیکس گوشواروں کا نہایت آسان فارم ایف بی آر کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیا گیا ہے، جس کا دائرہ کار آئندہ مرحلے میں چھوٹے تاجروں اور ایس ایم ایز تک بھی بڑھایا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت کی جانب سے رواں ماہ کے دوران 75 ارب روپے کے سیلز ٹیکس ریفنڈز جاری کیے جا چکے ہیں، جو کاروباری طبقے کے اعتماد کی بحالی کی جانب اہم قدم ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ بلاشبہ ہر وزیر خزانہ کی خواہش ہوتی ہے کہ ملک میں فوری طور پر شرح نمو میں اضافہ ہو، لیکن ایسا کرنا زرمبادلہ کے ذخائر پر شدید دباؤ کا باعث بنتا ہے، جس سے معیشت دوبارہ غیر مستحکم ہوسکتی ہے۔

آئی ایم ایف پروگرام کے تحت پاکستان کی کارکردگی تاحال مضبوط ہے، نمائندہ آئی ایم ایف

کنزیومرواچ رپورٹ

آئی ایم ایف کی نمائندہ ماہر بنیکی نے کہا کہ ایکسٹینڈڈ فنڈ فیسلٹی (ای ایف ایف) پروگرام کے تحت پاکستان کی کارکردگی تاحال مضبوط رہی ہے۔ اسلام آباد میں ایس پی ڈی آئی کے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے نمائندہ آئی ایم ایف نے کہا کہ پاکستان کی اقتصادی استحکام کی رفتار حوصلہ افزاء ہے، پاکستان میں اقتصادی استحکام کی رفتار کو حوصلہ افزا اور ماحولیاتی اصلاحات میں پیشرفت قابل ستائش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ای ایف ایف کے تحت پاکستان کی کارکردگی مضبوط، ساختی اصلاحات معیشت کی پائیداری کے لیے ناگزیر ہے۔ تجارتی کشیدگی، جغرافیائی تقسیم اور عالمی سطح پر کمزور تعاون غیر یقینی صورتحال بڑھا رہا ہے۔ نمائندہ آئی ایم ایف نے دوراندیش اور دانشمندانہ پالیسی اقدامات کی فوری ضرورت پر زور دیا۔ ماہر بنیکی نے کہا کہ ٹیکس نظام کو منصفانہ بنانے، کاروباری ماحول کو بہتر کرنے اور نجی شعبے کی قیادت میں سرمایہ کاری کو فروغ دینے والی اصلاحات پاکستان کی طویل المدتی معاشی پائیداری کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔ نمائندہ آئی ایم ایف نے کہا کہ ماحولیاتی اصلاحات کے ضمن میں فراہم کردہ معاونت نہ صرف پاکستان کی ماحولیاتی مزاحمت کو مستحکم کرے گی بلکہ سبز سرمایہ کاری کی راہ ہموار کرے گی، اس ڈے معیشت کو ماحول دوست طرز پر استوار کرنے میں مدد ملے گی۔

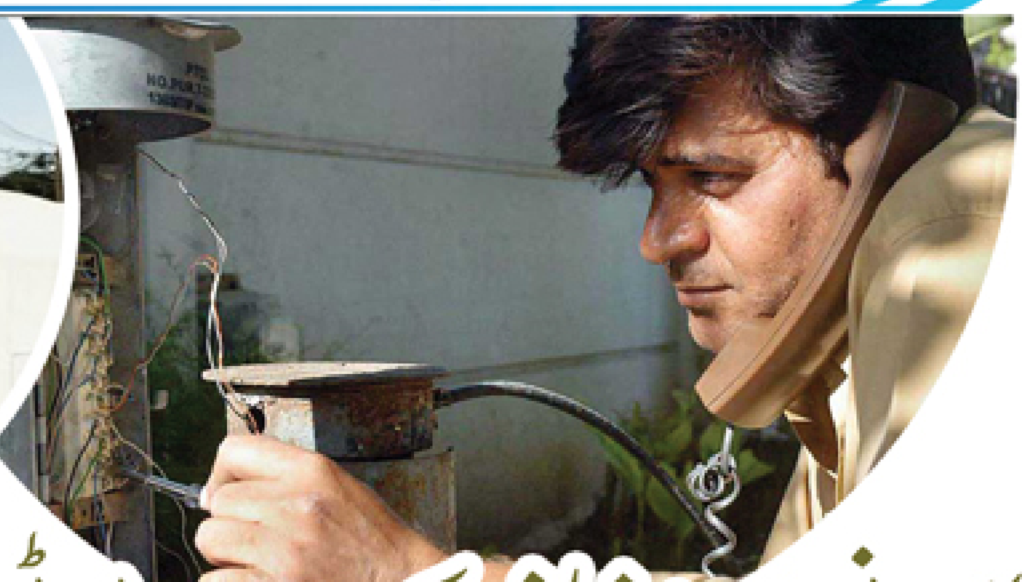

آمدنی میں اضافے کے باوجود پی ٹی سی ایل مسلسل خسارے کا شکار

کنزیومرواچ رپورٹ

اگرچہ پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن کمپنی لمیٹڈ (پی ٹی سی ایل) نے آمدنی میں اضافہ کیا ہے، لیکن یہ ادارہ اب بھی مسلسل خسارے کا شکار ہے، جس پر اس کی مالی صحت اور مستقبل کی حکمتِ عملی سے متعلق سنجیدہ سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ خبر کے مطابق وزارتِ خزانہ کے سینٹرل مانیٹرنگ یونٹ (سی ایم یو) کی جانب سے جاری کردہ مالی سال 2024-25 کے پہلے 6 ماہ (جولائی تا دسمبر) کی کارکردگی رپورٹ کے مطابق پی ٹی سی ایل نے اس عرصے کے دوران 7.2 ارب روپے کا خسارہ برداشت کیا، جس سے اس کے مجموعی نقصانات 43.6 ارب روپے تک جا پہنچے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پی ٹی سی ایل خسارے میں جانے والے سرکاری اداروں کی فہرست میں اوپر آ گیا ہے، جو مالی سال 2023-24 کے پہلے نصف میں دسویں نمبر پر تھا، اب ساتویں پوزیشن پر آ چکا ہے۔ وزارتِ خزانہ نے پی ٹی سی ایل کی جانب سے ٹیلی نار پاکستان کو خریدنے کے مجوزہ منصوبے پر بھی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر یہ سودا مناسب طریقے سے نہ سنبھالا گیا تو یہ نہ صرف پی ٹی سی ایل گروپ کی مالی حالت کو مزید غیر مستحکم کر سکتا ہے بلکہ اس کی ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کی کوششوں اور مستقبل میں بنیادی شعبوں میں سرمایہ کاری کی صلاحیت کو بھی محدود کر دے گا۔ رپورٹ کے مطابق پی ٹی سی ایل پر واجب الادا پنشن کی رقم بھی 42.84 ارب روپے تک جا پہنچی ہے، جو ادارے کی مالی ذمہ داریوں میں مزید بوجھ ڈال رہی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مالی سال 2005-06 میں، جب پی ٹی سی ایل کا انتظام متحدہ عرب امارات کی کمپنی اتصالات کو سونپا گیا، ادارے نے 20.78 ارب روپے کا خالص منافع حاصل کیا تھا۔ اتصالات نے پی ٹی سی ایل کے 26 فیصد حصص حاصل کیے تھے، جب کہ حکومتِ پاکستان کے پاس اب بھی 62 فیصد حصص ہیں اور باقی 12 فیصد عوامی سرمایہ کاروں کے پاس ہیں۔ پی ٹی سی ایل گروپ میں اس کی ذیلی سیلولر کمپنی یوفون اور مائیکروفنانس ادارہ یو بینک بھی شامل ہیں، وزارت خزانہ نے ٹیلی نار پاکستان کی مجوزہ خریداری کو ایک دلیرانہ اسٹریٹجک قدم قرار دیا ہے، جس سے گروپ کی مارکیٹ پوزیشن کو مستحکم کرنے، اخراجات میں کمی، اور صارفین کی تعداد میں اضافے کی توقع کی جا رہی ہے۔ تاہم رپورٹ میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اس اقدام میں نمایاں خطرات بھی پوشیدہ ہیں، جنہیں نظرانداز کرنا پی ٹی سی ایل کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

2 اہم محکمے ضم، نیشنل ایگری۔ٹریڈ اینڈ فوڈ سیفٹی اتھارٹی کا قیام

کنزیومرواچ رپورٹ

وزارت قومی غذائی تحفظ و تحقیق نے 2 اہم محکموں پلانٹ پروٹیکشن ڈپارٹمنٹ (ڈی پی پی) اور اینیمل کوارنٹائن ڈپارٹمنٹ (اے کیو ڈی) کو ضم کر کے نیشنل ایگری-ٹریڈ اینڈ فوڈ سیفٹی اتھارٹی (نیفسا) قائم کر دی ہے، جس کا مقصد پاکستان کے زرعی تجارتی ڈھانچے کو عالمی پودوں کے حفاظتی اور خوراکی تحفظ کے معیار کے مطابق جدید بنانا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ڈی پی پی کو بین الاقوامی پودوں کے تحفظ کے کنونشن کے تحت قائم کیا گیا تھا، جب کہ اے کیو ڈی کا مقصد غیر ملکی جانوروں کی بیماریوں کے داخلے کو روکنا تھا۔ ان دونوں اداروں کو (این اے ایف ایس اے) میں ضم کرنے کا مقصد جدید، سائنسی اور ڈیٹا پر مبنی ادارہ قائم کرنا ہے، جو سینیٹری اور فائٹو سینیٹری (ایس پی ایس) تقاضوں کی تعمیل کو یقینی بنائے، ساتھ ہی اعلیٰ معیار کے زرعی ان پٹس تک رسائی کو فروغ دے کر قومی غذائی تحفظ اور فاضل پیداوار کو ممکن بنائے۔

ڈی پی پی کے اہلکار کے مطابق، نیفسا کا قیام وزارت کے اس وسیع تر وژن کی عکاسی کرتا ہے، جس کے تحت پاکستان کی زرعی برآمدات کو پائیدار بنانا اور پاکستان کو پودوں اور جانوروں کی مصنوعات کا ایک قابلِ اعتماد ذریعہ بنانا شامل ہے، یہ ادارہ پرانے، فرسودہ ڈھانچوں کی جگہ ایک ٹیکنالوجی سے چلنے والے ادارہ جاتی نظام کو لے کر آئے گا جو بین الاقوامی بہترین طریقوں سے ہم آہنگ ہوگا۔ اگرچہ ڈی پی پی نے پودوں کے تحفظ کے شعبے میں نسبتاً بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے، اے کیو ڈی کو عملے کی مستقل کمی کا سامنا رہا، جس سے اس کی کارکردگی متاثر ہوئی۔ تاہم، باخبر ذرائع نے بتایا کہ ٹڈی دل کنٹرول (جو پہلے ڈی پی پی کی ذمہ داری تھا) اب نیفسا کے دائرہ کار میں شامل ہوگا یا نہیں، اس پر ابھی غیر یقینی صورتحال برقرار ہے۔

عالمی غذائی تحفظ کے حفاظتی معیار کی جانب قدم

وزارت قومی غذائی تحفظ و تحقیق کی جانب سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز کے مطابق، ان اصلاحات کا مقصد پاکستان کی بین الاقوامی تجارتی تقاضوں سے ہم آہنگی بہتر بنانا اور اس کی برآمدی مسابقت میں اضافہ کرنا ہے۔ وفاقی وزیر برائے قومی غذائی تحفظ رانا تنویر حسین کی ہدایات پر ڈی پی پی نے گزشتہ 6 ماہ میں کئی اصلاحاتی، اصلاحی، اور تادیبی اقدامات کیے تاکہ ریگولیٹری نظام اور عملی صلاحیت کو بہتر بنایا جا سکے۔

درآمدی قوانین میں اصلاحات

ادارہ جاتی ڈھانچے کی مجموعی اصلاحات کے حصے کے طور پر، ڈی پی پی نے متعدد اسٹریٹجک منصوبے شروع کیے ہیں، جن میں جانچ کی لیبارٹریوں کو اپ گریڈ کرنا اور جدید انفرااسٹرکچر کا قیام شامل ہے۔ سب سے اہم اصلاحات میں سے ایک درآمدی قوانین پر سائنسی تجزیے کی بنیاد پر نظرثانی ہے، جس کے نتیجے میں میتھائل برومائیڈ (MB) جیسے زہریلے کیمیکل کے غیر ضروری استعمال میں نمایاں کمی آئی ہے، اس تبدیلی سے خاص طور پر کپاس، اناج، دالوں اور دیگر اشیا کی درآمد پر فی کنٹینر 30 ہزار سے 40 ہزار روپے کی بچت ہو رہی ہے۔

صنعتی حلقوں نے اس اقدام کو کیمیکل کے معقول استعمال اور ماحولیاتی پائیداری کی جانب ایک بڑا قدم قرار دیا ہے۔ وزارت نے انکشاف کیا کہ وفاقی وزیر کی ہدایات پر تفصیلی داخلی آڈٹ کے دوران معلوم ہوا کہ ایک کمپنی مشکوک ذرائع سے میتھائل برومائیڈ درآمد کر رہی تھی، اس پر تیسری پارٹی کے ذریعے تصدیق اور دستاویزات کی جانچ پڑتال کے بعد سخت تحقیقات کی گئیں۔ قواعد کی خلاف ورزی پر مذکورہ کمپنی کا لائسنس فوری طور پر معطل کر دیا گیا، اور پاکستان کسٹمز کے ساتھ مل کر تقریباً 10 لاکھ ڈالر مالیت کی 4 زیرِ کارروائی شپمنٹس کو کلیئر ہونے سے پہلے ہی بندرگاہ پر روک دیا گیا۔ یہ اقدامات نہ صرف خطرناک مواد کے داخلے کو روکنے میں کامیاب رہے، بلکہ وزارت کی بدعنوانی کے خلاف صفر برداشت کی پالیسی کو بھی اجاگر کرتے ہیں، بدعنوانی میں ملوث افسران کے خلاف تادیبی کارروائی بھی شروع کر دی گئی ہے۔

وفاقی وزیر رانا تنویر حسین نے اس موقع پر کہا کہ حکومت زرعی اور کوارنٹائن نظام کو بین الاقوامی معیار کے مطابق ڈھالنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ جو لوگ قانون کی خلاف ورزی کریں گے یا قومی مفادات سے غفلت برتیں گے ان کے ساتھ کسی قسم کی نرمی نہیں برتی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس اربوں روپے کے اسکینڈل کو بے نقاب کر کے حکومت نے شفافیت، منصفانہ مقابلے، اور ادارہ جاتی دیانت داری کے لیے اپنے عزم کا ثبوت دیا ہے۔

Over 175K Followers on social media now shining in print too

اینویڈیا کے حصص میں زبردست اضافہ، مارکیٹ ویلیو 40 کھرب ڈالر تک جا پہنچی

کنزیومر واچ رپورٹ

وال اسٹریٹ میں اہم انڈیکسز میں اضافہ ہوا، جبکہ اینویڈیا کے حصص میں زبردست اضافہ دیکھنے میں آیا، جس کی مارکیٹ ویلیو 40 کھرب ڈالر تک جا پہنچی، اس دوران سرمایہ کاروں نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ٹیرف اقدامات کو نظر انداز کر دیا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کے مطابق کمپنی اینویڈیا (Nvidia) کے حصص 2.2 فیصد بڑھے، جس کے ساتھ وہ دنیا کی پہلی کمپنی بن گئی جس کی مارکیٹ ویلیو 40 کھرب ڈالر تک پہنچی۔ اینویڈیا نے وال اسٹریٹ میں اپنی حیثیت کو مستحکم کرلیا، اب اسے مصنوعی ذہانت کی بڑھتی ہوئی مانگ سے فائدہ اٹھانے والی سب سے پسندیدہ کمپنیوں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ صبح 9 بج کر 47 منٹ پر (پاکستانی وقت کے مطابق شام 6:47 بجے) پر ڈاؤ جونز انڈسٹریل ایوریج 286.20 پوائنٹس یا 0.65 فیصد اضافے سے 44 ہزار 526 تک پہنچ گیا، اسی طرح ایس اینڈ پی 500 میں 39 پوائنٹس یا 0.64 فیصد اضافہ ہوا، جو 6 ہزار 265 پر بند ہوا، نیسڈیک کمپوزٹ میں 195 پوائنٹس یا 0.95 فیصد بڑھ کر 20 ہزار 614 پر پہنچ گیا۔ ایس اینڈ پی کے 11 میں سے 7 سیکٹرز نے منافع حاصل کیا، جن میں ٹیکنالوجی سیکٹر 1.2 فیصد اضافے کے ساتھ سرفہرست رہا۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے تجارتی دباؤ میں اضافہ کرتے ہوئے تانبے پر 50 فیصد ٹیرف کا اعلان کیا اور سیمی کنڈکٹرز اور دواسازی کی مصنوعات پر پرانی دھمکیوں کے مطابق محصولات عائد کرنے کا عندیہ دیا۔ یہ بیان ایک روز بعد آیا، جب انہوں نے 14 تجارتی شراکت داروں کو نئی ٹیرف وارننگز دے کر حیران کر دیا، اور کہا کہ کم از کم سات نئی نوٹسز دن کے آخر تک جاری کی جائیں گی۔ تازہ ترین اعلان پر مارکیٹ کا ردعمل گذشتہ روز کی فروخت کے برعکس تھا، جب جاپان اور جنوبی کوریا کے خلاف ٹیرف کی دھمکیوں کے بعد مارکیٹس میں گراوٹ دیکھی گئی تھی۔ چونکہ ٹیرف کی آخری تاریخ اب یکم اگست تک بڑھا دی گئی ہے، اس لیے سرمایہ کار امید کر رہے ہیں کہ کسی مکمل تجارتی جنگ سے بچنے کے لیے مذاکرات کارگر ہوں گے۔

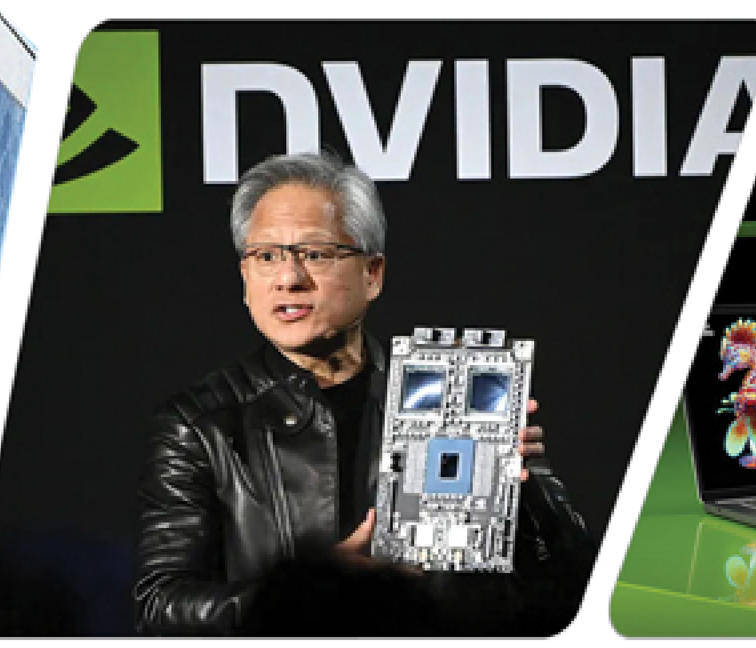

سستی چینی کی فراہمی کے لیے فوری درآمدی حکمت عملی تیار

کنزیومر واچ رپورٹ

مارکیٹ میں استحکام اور سستی و معیاری چینی کی فراہمی کے لیے فوری درآمدی حکمت عملی تیار کر لی گئی، پہلے مرحلے میں 2 لاکھ ٹن چینی کے لیے ٹینڈر جاری کیا جائے گا۔ جاری اعلامیے کے مطابق وفاقی وزیر برائے قومی غذائی تحفظ و تحقیق رانا تنویر حسین کی زیر صدارت آج اسلام آباد میں اسٹیئرنگ کمیٹی کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں ملک میں چینی کی دستیابی، معیار، قیمتوں میں استحکام اور درآمدی طریقہ کار پر تفصیلی غور کیا گیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ملک میں چینی کی ممکنہ قلت اور غیر ضروری قیمتوں میں اضافے سے بچاؤ کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں گے تاکہ عوام کو ریلیف فراہم کیا جا سکے اور مارکیٹ میں توازن برقرار رکھا جا سکے۔ اجلاس کے دوران یہ فیصلہ کیا گیا کہ چینی کی درآمد ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کے ذریعے کی جائے گی تاکہ شفافیت، معیار اور حکومتی کنٹرول کو یقینی بنایا جا سکے۔ حکومت نے اس عمل کو سہل بنانے کے لیے تمام درآمدی ٹیکسز اور ڈیوٹیز سے استثنیٰ دے دیا ہے، تاکہ مارکیٹ میں چینی کی قیمت کو قابل برداشت سطح پر لایا جا سکے اور عام آدمی کو مہنگائی کے بوجھ سے نجات دی جا سکے۔ اعلامیے کے مطابق چینی کی درآمد 2 مراحل میں کی جائے گی، پہلے مرحلے میں 2 لاکھ ٹن چینی کے لیے ٹینڈر جاری کیا جائے گا، جس کے فوراً بعد ایک ہفتے کے اندر دوسرا ٹینڈر 1.5 لاکھ ٹن چینی کے لیے دیا جائے گا۔ مزید بتایا گیا کہ یہ فیصلہ مارکیٹ کی فوری ضروریات اور آئندہ ہفتوں میں ممکنہ طلب کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ درآمد کی جانے والی چینی اعلیٰ معیار کی ہوگی، جو عوامی مارکیٹ میں عام طور پر استعمال ہونے والی 'موٹے دانے' والی چینی کے معیار کے مطابق ہوگی۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے وفاقی وزیر رانا تنویر حسین نے کہا کہ حکومت مہنگائی پر قابو پانے اور عوام کو بنیادی اشیائے خورونوش کی مناسب قیمت پر فراہمی کے لیے ہر ممکن اقدام کر رہی ہے، چینی کی درآمد کا یہ فیصلہ اسی وژن کا تسلسل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک مربوط اور فعال نظام کے ذریعے یہ یقینی بنایا جائے گا کہ درآمد شدہ چینی مقررہ وقت میں ملک کے مختلف حصوں تک پہنچائی جائے اور ذخیرہ اندوزوں یا ناجائز منافع خوروں کے لیے کوئی گنجائش نہ چھوڑی جائے۔ وفاقی وزیر نے مزید کہا کہ حکومت نہ صرف اشیائے خورونوش کی فراہمی کو یقینی بنانے پر کام کر رہی ہے بلکہ معیار، دستیابی اور قیمت کے درمیان توازن کو برقرار رکھنا بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس اقدام کے ذریعے عوام کو فوری ریلیف ملے گا اور چینی کی قیمت میں واضح کمی آئے گی۔ رانا تنویر حسین نے واضح کیا کہ وزارت قومی غذائی تحفظ و تحقیق دیگر متعلقہ اداروں کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے تاکہ مستقبل میں بھی اشیائے خورونوش کی قلت یا قیمتوں میں بے جا اضافہ نہ ہونے دیا جائے۔ حکومت عوامی فلاح و بہبود کو ترجیح دیتے ہوئے تمام فیصلے میرٹ اور شفافیت کی بنیاد پر کر رہی ہے۔

Over 170K Followers on social media now shining in print too

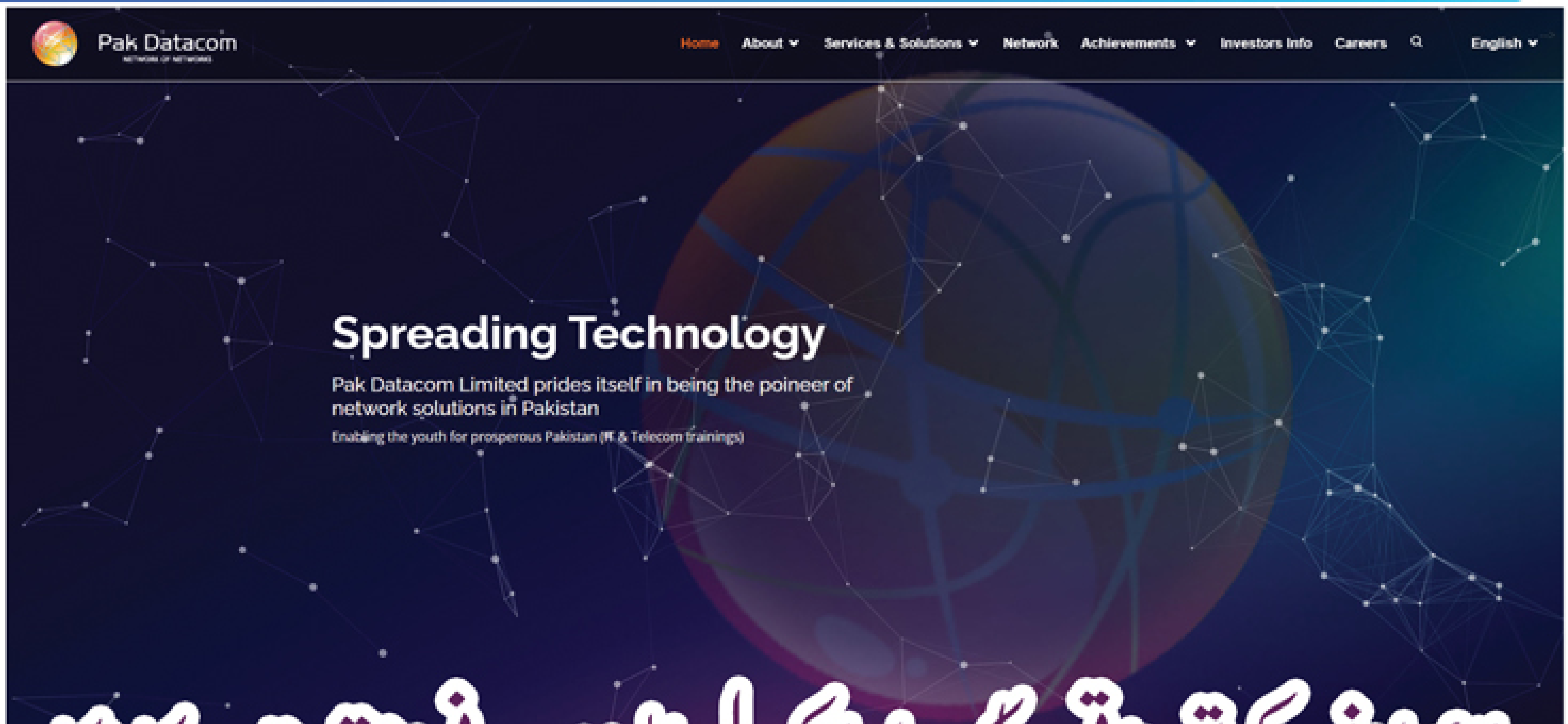

ریٹائرڈ افسر کی تعیناتی، پاک ڈیٹا کوم لمیٹڈ اندرونی اختلافات کا شکار

کنزیومر واچ رپورٹ

وزارتِ انفارمیشن ٹیکنالوجی و ٹیلی کمیونیکیشن کے ماتحت ایک سرکاری ادارہ اس وقت اندرونی اختلافات کا شکار ہے، جہاں انتظامی قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک ریٹائرڈ افسر کو سابقہ عہدے کی بنیاد پر بورڈ کا رکن برقرار رکھا گیا ہے۔ڈان اخبار میں شائع رپورٹ کے مطابق ٹیلی کام فاؤنڈیشن کی ذیلی کمپنی پاک ڈیٹا کوم لمیٹڈ (پی ڈی ایل) نے سید جنید امام کو وزارت سے ریٹائرمنٹ کے 9 ماہ بعد بھی سابقہ عہدے کی بنیاد پر بورڈ میں رکن کے طور پر برقرار رکھا ہوا ہے، اگرچہ وزارت کے متعلقہ حکام نے متعدد خطوط لکھ کر ان کی برطرفی کا مطالبہ کیا ہے، لیکن پی ڈی ایل کے بورڈ چیئرمین سید زوما محی الدین نے اس مطالبے پر عمل نہیں کیا۔جنید امام کو دیگر اداروں کے بورڈز سے نکال دیا گیا ہے، مگر پی ڈی ایل اب بھی انہیں فعال بورڈ رکن کے طور پر ظاہر کر رہا ہے، اس معاملے پر ڈان کی جانب سے جب چیئرمین محی الدین سے متعدد بار رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔جنید امام کو 2019 میں وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ممبر آئی ٹی و ٹیلی کام کے طور پر ایم پی ون اسکیل میں 2 سال کے لیے تعینات کیا گیا تھا، انہیں 2021 میں مزید 2 سال کی توسیع ملی، جس کے بعد اگست 2023 میں ایک سال کی آخری توسیع دی گئی، وہ اگست 2024 میں باضابطہ طور پر ریٹائر ہو گئے تھے۔اس وقت پی ڈی ایل کے بورڈ میں ریٹائرڈ بریگیڈیئر سید ذوالفقار علی بطور چیف ایگزیکٹو افسر، پرویز خان بطور ٹیلی کام فاؤنڈیشن کے نمائندے، سید شمیم احمد شیرازی اور روبینہ سفیر بطور آزاد ڈائریکٹرز، محمد وحید بطور اہم شیئر ہولڈر، اور اذکار خان بطور اسٹیٹ لائف اور نیشنل بینک کے نمائندے شامل ہیں۔

پاک ڈیٹا کوم لمیٹڈ ایک ایسی کمپنی ہے جو سیٹلائٹ کے ذریعے مکمل ڈیٹا کمیونی۔ کیشن حل فراہم کرتی ہے، یہ جولائی 1992 میں ایک نجی لمیٹڈ کمپنی کے طور پر قائم ہوئی اور جون 1994 میں اسے عوامی لمیٹڈ کمپنی کا درجہ دے دیا گیا۔

Pak Datacom Ltd has built a comprehensive country-wide network that offers connectivity via physical media as well as satellite networks. PDL ensures that you stay connected, no matter how challenging the environment. Moreover, we are connected to all the major telecom service providers across the country, enabling us to take care of all your networking needs.

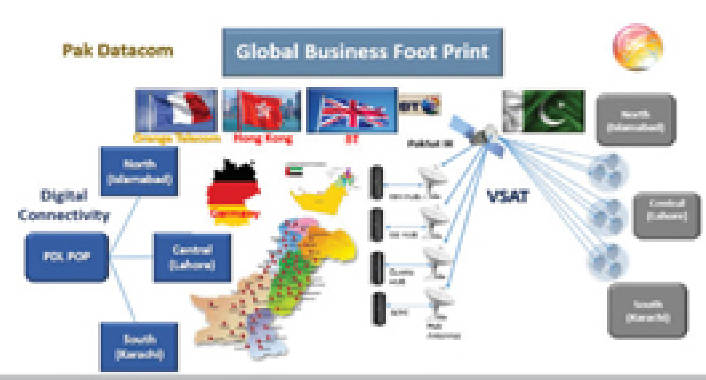

توانائی کی بچت کے لئے 2 ارب روپے کا پنکھا تبدیلی پروگرام

کنزیومر واچ رپورٹ

توانائی کے شعبے میں اصلاحات کے تحت حکومت نے ایک 10 سالہ منصوبہ متعارف کرایا ہے جس کے تحت ملک بھر میں 2 ارب روپے کی لاگت سے پرانے اور غیر مؤثر پنکھوں کو مرحلہ وار توانائی بچانے والے پنکھوں سے تبدیل کیا جائے گا۔ رپورٹ کے مطابق حکومت نے توانائی کی بچت کو فروغ دینے کے لیے ایک 10 سالہ سبسڈی پر مبنی پنکھا تبدیلی پروگرام شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جو ملک بھر کے تمام بجلی کے تقسیم کار اداروں بشمول کے-الیکٹرک میں نافذ کیا جائے گا۔یہ اسکیم آن بل اسلامک فنانسنگ ماڈل کے تحت 2 ارب روپے کے فنڈ سے چلائی جائے گی، جس کے تحت ملک بھر میں نصب 14 کروڑ 70 لاکھ پنکھوں میں سے 8 کروڑ 80 لاکھ پرانے اور غیر مؤثر پنکھے مرحلہ وار تبدیل کیے جائیں گے۔اس اقدام سے 6 ہزار سے 7 ہزار میگاواٹ تک کی توانائی کی بچت متوقع ہے، یہ منصوبہ رواں ماہ وزیرِاعظم کی جانب سے باقاعدہ طور پر متعارف کرائے جانے کا امکان ہے۔ذرائع کے مطابق قرضے کراچی انٹربینک آفرڈ ریٹ (کائیبور) 2 فیصد شرح پر دیے جائیں گے، جب کہ حکومت 10 فیصد فرسٹ لاس گارنٹی فراہم کرے گی۔یہ تفصیلات ایک اعلیٰ سطح کے اجلاس کے دوران سامنے آئیں جس کی صدارت وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے کی۔اجلاس میں وزیر توانائی، اسٹیٹ بینک کے گورنر، پاکستان بینکس ایسوسی ایشن کے چیئرمین اور دیگر متعلقہ محکموں کے اعلیٰ حکام شریک ہوئے۔اجلاس میں 'وزیرِاعظم پنکھا تبدیلی پروگرام' میں ہونے والی پیشرفت کا جائزہ لیا گیا۔نیشنل انرجی ایفیشنسی اینڈ کنزرویشن اتھارٹی (این ای سی اے) کی جانب سے شرکا کو مختلف بینکوں کے ساتھ معاہدوں، نظام میں انضمام اور پنجاب ٹیکنالوجی انویسٹمنٹ بورڈ اور پاور انفارمیشن ٹیکنالوجی کمپنی (پی آئی ٹی سی) کے تکنیکی کردار کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔اس اسکیم کے تحت بینکوں کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ بجلی کے بلوں کے ذریعے قسطیں براہِ راست منہا کر سکیں۔

کے-الیکٹرک اور دیگر ڈسکوز (بجلی کی تقسیم کار کمپنیاں) اس ماڈل پر عمل درآمد کریں گی، جب کہ نادرا، 1-لنک اور دیگر بینک آن لائن ادائیگی کے عمل کو سہولت فراہم کریں گے۔پی آئی ٹی سی بجلی کے صارفین کا ڈیٹا براہ راست اے پی آئی کے ذریعے پنجاب آئی ٹی بورڈ کو فراہم کرے گی تاکہ اہل صارفین کو اس پروگرام میں شامل کیا جا سکے۔اس منصوبے کے تحت ملک بھر میں غیر مؤثر پنکھوں، خصوصاً چھوٹے گھروں میں استعمال ہونے والے پنکھوں کو ہدف بنایا گیا ہے۔اس سے موسمِ گرما میں بڑھنے والے 11 ہزار میگاواٹ کولنگ لوڈ کو کم کرنے میں مدد ملے گی، حکومت کو توقع ہے کہ اس سے کیپیسٹی پے منٹس میں بھی کمی آئے گی اور مارکیٹ میں اعلیٰ کارکردگی والے برقی آلات کی حوصلہ افزائی ہوگی۔اس وقت ملک میں بجلی کے 2 کروڑ 20 لاکھ رجسٹرڈ صارفین موجود ہیں، جنہیں 6 سے 18 ماہ کی آسان اقساط میں ادائیگی کی سہولت دی جائے گی، فی پنکھا اوسط تبدیلی لاگت تقریباً 10 ہزار 500 روپے رکھی گئی ہے۔این ای ای سی اے اور وزارت موسمیاتی تبدیلی مشترکہ طور پر اس منصوبے کے کاربن فنانسنگ کلیمز کی نگرانی کریں گے۔وزیرِ خزانہ نے کہا کہ وزیرِاعظم اس منصوبے میں ذاتی دلچسپی لے رہے ہیں اور اسے توانائی کی بچت، مالی شمولیت اور معاشی استحکام کا اہم ذریعہ قرار دے رہے ہیں۔

انہوں نے توقع ظاہر کی کہ یہ پروگرام نہ صرف صارفین کے رویے میں مثبت تبدیلی لائے گا بلکہ توانائی کی طلب میں کمی اور معیشت میں وسیع فوائد بھی فراہم کرے گا۔انہوں نے تمام شراکت داروں، خاص طور پر بینکنگ سیکٹر کی شمولیت کو سراہا اور ہدایت دی کہ دو سے تین ہفتوں میں تمام تیاریوں کو مکمل کر لیا جائے تاکہ منصوبے کا پہلا مرحلہ شروع کیا جا سکے۔اجلاس کے اختتام پر تمام اسٹیک ہولڈرز نے اس پروگرام کے بروقت اور مؤثر آغاز کے لیے اپنی بھرپور وابستگی کا اعادہ کیا، جو حکومت کی وسیع تر توانائی اور اقتصادی اصلاحات کی حکمتِ عملی کا حصہ ہے۔

ایڈیٹر: نشید آفاقی

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3